REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO. P/GDP. 3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

جلد ۲۶

شمارہ ۲۰

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN.143516.

۳۰ جمادی الاول ۱۳۹۷ھ   ۱۹ ہجرت ۱۳۵۶ ہش   ۱۹ مئی ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق الفضل کے ذریعہ موصولہ مورخہ ۱۵/۹ کی اطلاع مظہر ہے کہ

"معدہ میں سوزش کی شکایت رہی"۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق بھی مورخہ ۱۵/۹ کی اطلاع مظہر ہے کہ — "حالت دو دن سے بہت نازک ہے۔ مکمل غشی ہے۔ بخار بھی ہے۔ جو کل شام تیز ہو گیا"۔

احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۱۶ ہجرت (مئی) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مع اہل وعیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

برطانوی ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ وسیع پیمانے پر اسلام کی تبلیغ واشاعت!!

انگلستان میں جماعتِ احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی!

(از مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن)

پچھلے سال سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر لاکھوں افراد تک پیغامِ حق پہنچانے اور اسلام کی نمائندگی کرنے کا شرف اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان ذرائع ابلاغ پر جن خصوصی مواقع کا شرف اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ان کی ایک مختصر جھلک پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ ۱۱ جولائی ۱۹۷۶ء کو لندن براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے خاکسار کو دعوت دی کہ ان کے SUNDAY SUPPLIMENT پروگرام میں خاکسار اسلام کی نمائندگی کرے۔ یہ پروگرام ایک بج کر بیس منٹ پر شروع ہوا اور دو بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔ اس ایک گھنٹہ کے پروگرام کے دوران خاکسار نے تفصیل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پیش کرنے کے علاوہ ریڈیو کے نمائندہ کے متعدد سوالات کے جوابات بھی دئیے۔ نمائندہ ریڈیو نے ایک سوال یہ بھی دریافت کیا کہ آپ کا عقیدہ خدا تعالیٰ کے متعلق کیا ہے؟ خاکسار نے یہ جواب دیا کہ:

"میں ایمان رکھتا ہوں کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم کرنا ہے۔ اسے اس قابل ہونا چاہیئے کہ وہ براہِ راست خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو سکے۔ اس مقصد میں کامیاب ہونے کیلئے بعض فرائض کا ادا کرنا انسان کے لئے ضروری ہے۔ مثلاً مقررہ عبادات، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا بجالانا۔ ان نیک اعمال کے ذریعہ انسان اس مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اصل اور بنیادی چیز یہی ہے کہ انسان کا اپنے رب کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم ہو۔

یہ اعتقاد کہ خدا موجود ہے محض ایک نظریہ تک محدود نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ تجربہ پر اس کی بنیاد ہونا ضروری ہے۔

انٹرویو کے دوران خاکسار نے برطانیہ میں دکھائی جانے والی فلم "THE MASSAGE" کے خلاف بھی احتجاج کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی دکھائے گئے ہیں۔ اور جو چند مسلمانوں نے تیار کی ہے۔ اس پر نمائندہ ریڈیو نے خاکسار سے سوال کیا کہ آخر کیوں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی کے بارہ میں فلم بنانے پر اعتراض ہے؟ خاکسار نے جواباً عرض کیا:-

"ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے کسی واقعہ کو فلم کی شکل میں پیش کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ کسی ایکٹر کے لئے خدا تعالیٰ کے ایک نبی کا روپ دھارنا ناممکن ہے۔ ایک نبی یا اور کوئی بھی مقدس ہستی جس خداداد روحانی حسن اور جذب وکشش کی حامل ہوتی ہے، کوئی ایکٹر اپنی شخصیت میں اس کی عکاسی کر ہی نہیں سکتا"۔

یہ انٹرویو خدا تعالیٰ کے فضل سے بے حد کامیاب رہا اور لاکھوں افراد نے اس دن اسلامی تعلیمات کو سُنا۔ فالحمد للہ۔

۲۔ مورخہ ۱۱ فروری کو SOUTHERN T.V. نے خاکسار کو دعوت دی کہ خاکسار دیگر مذاہب کے نمائندگان کے ساتھ اسلام پر ٹیلی ویژن پروگرام ریکارڈ کرائے۔ چنانچہ خاکسار نے اسلام پر ۹ پروگرام ریکارڈ کرائے۔

ان پروگراموں کے علاوہ چار پروگرام ایسے بھی ریکارڈ کئے گئے جن میں تمام بڑے مذاہب کے نمائندگان ایک ساتھ بیٹھ کر اپنے اپنے مذہب کے نقطۂ نظر سے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

اس پروگرام میں خاکسار کے علاوہ بدھ مت، ہندومت، عیسائی اور یہودی نمائندوں نے بھی حصہ لیا۔ خاکسار نے ایک پروگرام میں اسلامی نماز کی فلاسفی بیان کرنے کے علاوہ اسلامی نماز پڑھ کر بھی دکھائی جس کی فلم تیار کی گئی۔ سوالات اسلامی نظریۂ توحید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح مبارک، حیات بعد الموت، اسلامی نظریۂ وحی والہام، قرآن کریم اور اس کی تعلیمات، اسلام کا موازنہ دیگر مذاہب سے، وغیرہ موضوعات پر ہوئے۔

یہ ۱۳ پروگرام ۱۳ دن متواتر SOUTHERN T.V. پر دکھائے گئے۔ اس طرح کروڑوں افراد تک پیغامِ حق پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اب ان پروگراموں کے پروڈیوسر نے خاکسار کو خط لکھا ہے کہ وہ ان پروگراموں پر مشتمل ایک فلم تیار کر رہا ہے۔ جو سارے برطانیہ کے T.V. CHANNELS پر دکھائی جائے گی۔ اس نے خاکسار سے اسلام پر الگ فلم بنانے کے سلسلہ میں بھی مدد مانگی ہے۔ یعنی اسلام کے مختلف موضوعات پر سوالات وجوابات، مسجد کے مناظر اور نماز کی ادائیگی کی فلم بندی وغیرہ۔

چند دن ہوئے برطانوی ہائیکورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک مسلمان استاد جو جمعہ کی نماز کے لئے ۴۵ منٹ کے لئے سکول سے غیر حاضر ہوتا تھا، کو بوجہ اس غیر حاضری کے PART TIME استاد سمجھا جائے، اس کو اس عرصہ کی تنخواہ نہ دی جائے۔ اس پر خاکسار نے ریڈیو L.B.C. کو ایک انٹرویو دیا۔ جس میں نماز جمعہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے برطانوی حکومت سے اپیل کی کہ اسلام کو بھی وہی درجہ اس

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹؍ہجرت ۱۳۵۶ ہش

جماعت کی رُوحِ رواں ـ "خلافت"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ نیز فرقہ ناجیہ کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ اَلَا وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ تو ان دونوں مقامات میں "جماعت" سے مراد وہ بھیڑ یا غیر منظم اجتماع نہیں جو کسی جگہ دیکھنے میں آجاتا ہے۔ بلکہ جماعت کا تصور اُس وقت تک غیر معقول ہوتا ہے جب تک کہ ان میں امام نہ ہو۔ اس لئے کوئی جماعت اپنے حقیقی معنوں میں "جماعت" اسی وقت کہلائے گی جب اس کا ایک واجب الاطاعت امام ہو۔ نبیٔ وقت اپنے وقت کا امام ہوتا ہے۔ مگر جب بشری تقاضا سے وہ اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے تو اُس کے مشن کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے حق تعالیٰ اس کی جماعت میں سے یکے بعد دیگرے ایسے افراد کو کھڑا کرتا چلا جاتا ہے جو اس کے سچے جانشین اور اسلامی اصطلاح میں "خلفاء" کہلاتے ہیں۔ اسی طرح قائم شدہ نبوت کے بعد کسی بھی روحانی جماعت کی رُوحِ رواں "خلافت" ہی ہوتی ہے۔

خلافت وہ قوتِ محرکہ یا حیاتِ جاریہ ہوتی ہے جو جماعت کے جسم میں زندگی کے قیام اور بقا کا ذریعہ بنتی ہے۔ اور نبیٔ وقت کے بعد اُس کی جماعت کو فعّال بنائے رکھنے کا کام دیتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے نوزائیدہ جماعتِ مسلمین کو خلفاء راشدین کے ذریعہ ہی زندہ اور فعّال قیادت بخشی اور وہ اُن انوار و برکات کو دُنیا میں پھیلانے کا باعث بنے جو پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حق تعالےٰ سے پائے تھے۔

اگرچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ کا زمانہ صرف ۳۰ سال رہا۔ اور اس کے بعد ملوکیت کا دَور چل پڑا۔ مگر یہ سب کچھ الٰہی نوشتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش از وقوع بتائی ہوئی باتوں کے عین مطابق ہُوا۔ بایں ہمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دَور کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قائم ہو جانے کی بشارت دے رکھی ہے۔ اور محدثین صراحت فرما چکے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں قائم ہونے والی خلافت علےٰ منہاج نبوت امام مہدی اور مسیح موعود کے زمانہ میں قائم ہوگی۔

تاریخ اسلام سے یہ امر ثابت ہے کہ زمانۂ نبوی کے بعد خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں مُسلمان دینی و دنیوی دونوں پہلوؤں سے روز افزوں ترقی کرتے چلے گئے۔ خلافتِ راشدہ کا عہدِ خوشتر گزر جانے کے بعد اگرچہ مسلمانوں میں ملوکیت کا سلسلہ چل پڑا۔ تاہم نام کی خلافت باقی رہی۔ اس طرح مسلمانوں کا شیرازہ کسی حد تک مجتمع رہا۔ لیکن تیرھویں صدی عیسوی میں بغداد کی تباہی کے ساتھ جب عباسی خلافت بھی جاتی رہی تو مسلمانوں کا شیرازہ بھی ایسا بکھرا کہ اس وقت سے مسلمانوں کے سیاسی اور روحانی انحطاط اور تنزل کا زمانہ شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مسلمان دن بدن قعرِ مذلت میں ہی گرتے چلے گئے۔ ان کی اجتماعی زندگی جاتی رہی۔ اس عرصہ زمانہ میں اگرچہ مسلمانوں کو دنیا میں عددی کثرت بھی حاصل رہی۔ وہ متموّل اور آسودہ حال بھی تھے۔ حکومتوں پر بھی فائز تھے۔ لیکن اس ساری صورتِ حال کے باوجود باقی دُنیا کی نسبت وہ بے وقعت ہی رہے۔ اور یہ بے وقعتی کی کیفیت اب تک برابر چلی رہی ہے۔ اس حالت سے نکلنے کے لئے اگرچہ مسلمانوں نے بڑی جدّ و جہد کی۔ انھوں نے اور قوموں کے ترقی پا جانے کے بواعث تلاش کئے۔ اور اسی نہج پر مسلمانوں کو بھی ترقی دلانے کے منصوبے بنائے۔ لیکن وا حسرتا! آج تک کوئی بھی منصوبہ مسلمانوں کو من حیث المجموع اس بے وقعتی کی کیفیت سے نکال نہ سکا ـــــ!!

مسلمانوں کو ایک لمبی مدت سے اسی حالت میں رکھ کر خدا ئے بزرگ و برتر کی حکمت انھیں بتا دینا چاہتی تھی کہ جب تم اپنے آپ کو دینِ اسلام سے وابستہ سمجھتے ہو تو ناممکن ہے کہ تم رُوحِ اسلام کو ترک کر کے دیگر اقوامِ عالم کی طرح ترقی کر جاؤ۔ مسلمانوں کی پے در پے ناکامی مسلمانوں کو اس اہم امر کی طرف متوجہ کرتی رہی تا آنکہ امام مہدی و مسیح موعود کا ظہور ہوا۔ قادیان کی بستی سے ... و مبارک امام مبعوث ہو گیا۔ اس کے ذریعہ حسب بشارات نبوی، خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام عمل میں آچکا۔

یوں تو خود حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی رُوحانی طور پر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ تاہم ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وفات ہوئی تو اگلے ہی روز بتاریخ ۲۷؍مئی ۱۹۰۸ء جماعت کے حاضر الوقت نمائندگان نے متفقہ طور پر جماعت میں سے بزرگ ترین شخصیت یعنی حضرت حاجی مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کا خلیفہ و جانشین منتخب کر لیا۔ اس طرح عملی طور پر خلافت علیٰ منہاج النبوت کا سلسلہ چل پڑا۔ اس موقعہ پر خلافت کے بارہ میں نہ صرف یہ کہ کسی نے مطلقاً اختلاف نہیں کیا۔ بلکہ خواجہ کمال الدین صاحب سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے انجمن کے سارے ممبران کی طرف سے تمام جماعت کی اطلاع کے لئے جو بیان اخبارات میں شائع کرایا وہ قابلِ مطالعہ ہے۔ لکھتے ہیں :ـ

"حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہ اجازت حضرت اُم المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ سو (۱۲۰۰) تھی، والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

(الحکم ۲۸؍مئی۔ بدر ۲؍جون ۱۹۰۸ء)

اس کے بعد یوں ہُوا کہ حضرت مولانا نورالدین صاحب کی خلافت ہی کے دنوں میں بعض افراد کے دلوں میں اندر ہی اندر انکارِ خلافت کا مرض جگہ پانے لگا۔ مولانا صاحبؓ کی بزرگی کے سبب یہ لوگ خلافت کے خلاف لب کشائی کی ہمت نہ کر سکے۔ لیکن حضرت ممدوحؓ کی وفات پر اور خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے وقت یہ لوگ کھل کھیلے۔ وہی رسالہ الوصیت جس کے حوالہ سے خواجہ کمال الدین صاحب نے بیرونجات کے احباب جماعت کو حضرت مولانا نورالدین صاحب کی خلافتِ حقہ کا اعلان کر کے بیعت کرنے کی تحریک کی، اب منکرینِ خلافت اسی رسالہ سے یہ استنباط کرنے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضورؑ کی جانشین صدر انجمن ہے نہ کہ خلافت۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ـــــ

چہ دلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد

حقیقت یہ ہے کہ رسالہ "الوصیت" جو حضورؑ نے اپنی وفات سے ۲½ سال قبل رقم فرمایا، اس میں نظامِ وصیت کا ابتدائی نقشہ درج فرماتے ہوئے اسی وقت وصایا کے اموال اور بہشتی مقبرہ کے دیگر اُمور کے انتظام و انصرام کے لئے ایک انجمن کی تشکیل فرما دی اور اس انجمن نے آپ کی زندگی میں ہی کام بھی شروع کر دیا۔

اس کے برعکس رسالہ الوصیت کے ابتدائی حصہ میں جو حضورؑ کی نہایت درجہ اہم رُوحانی وصایا پر مشتمل ہے، اس میں حضورؑ نے اپنی جماعت کو اپنی وفات کا وقت قریب آجانے کی اطلاع دیتے ہوئے صریح الفاظ میں واضح کیا کہ میرے بعد اسی طرح شخصی خلافت کا سلسلہ قائم ہوگا جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہُوا۔ اور پہلے خلیفہ برحق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے۔ آپؑ نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی ایک قدرت قرار دیتے ہوئے خلافتِ احمدیہ کو قدرتِ ثانیہ سے تعبیر کیا۔ اور اپنی جماعت کو تسلی و تشفی دیتے ہوئے تحریر فرمایا :ـ

"تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی (یعنی حضورؑ کی قریب وفات۔ ناقل) غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دُوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیت صفحہ ۶، ۷)

اس عبارت کو پڑھ کر کسی طرح کا ابہام باقی نہیں رہتا۔ مگر منکرینِ خلافت ہیں کہ برابر یہی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ نہیں صاحب، حضور کی جانشین انجمن ہے، خلافت نہیں، حالانکہ حضورؑ نے صاف صاف فرمایا کہ ـــــ "دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں" ـــــ اور ظاہر ہے کہ انجمن حضورؑ نے خود قائم کی اس لئے اُس کو حضورؑ کا جانشین بنایا جانا بالکل بے معنی ہے۔ بہرحال سمجھنے والے تو سمجھ جاتے ہیں۔ اور اس بابرکت نظامِ خلافت کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ بھی کر لیتے ہیں۔ مگر

(آگے ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۵ پر)

تبرکات

مَیں خُدا کی ایک مجسّم قدرت ہُوں

اور

میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

کلمات طیّبات حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سُنّت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ* اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دُوسرا ہاتھ اپنی قُدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قُدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قُدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دُوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خُدا تعالیٰ دُوسری مرتبہ اپنی زبردست قُدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خُدا تعالیٰ کے اُس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہُوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خُدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قُدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزلِ مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہُوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جُدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ معاملہ ہُوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک اُن میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دُوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خُدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دُوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خُدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خُدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پُوری نہ ہو جائیں جن کی خُدا نے خبر دی۔ مَیں خُدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور مَیں خُدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دُوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خُدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دُوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔"

(الوصیّت صفحہ ۶، ۷، ۸)

* ترجمہ: خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ

جماعت احمدیہ ایمان بالخلافت پر قائم رہی اور اسکے قیام کیلئے صحیح جدوجہد کرتی رہی
تو
خدا تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک سلسلہ خلافت قائم رہے گا

آیت استخلاف کے پُرلطف روحانی پہلو ـــ از سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

آیتِ استخلاف کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض اعتراضات کے جواب بیان فرمائے ہیں افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں ان کا کچھ حصہ نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

"اب میں اعتراضات کو لیتا ہوں جو عام طور پر آیت پر کئے جاتے ہیں

پہلا اعتراض

اس آیت پر کیا جاتا ہے کہ اس آیت میں اُمتِ مسلمہ مراد ہے نہ کہ بعض افراد کو۔ پس اس سے مسلمانوں کو غلبہ اور حکومت کا میسر آنا ہے نہ کہ بعض افراد کا خلافت پر متمکن ہو۔

اس اعتراض کا جواب

یہ ہے بیشک یہ وعدہ قومی ہے۔ مگر قوم سے کسی وعدہ کے کئے جانے کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ افراد کے ذریعہ وہ وعدہ پورا نہ ہو۔ بعض وعدے قوم سے کئے جاتے ہیں لیکن افراد کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ اور کہا یہی جاتا ہے کہ قوم سے جو وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا ہو گیا۔ اس کی مثالیں ہر زبان میں ملتی ہیں مثلاً ہماری زبان میں ہی کہا جاتا ہے کہ انگریز بادشاہ ہیں اب کیا اس کے معنے ہیں کہ ہر انگریز بادشاہ ہے۔ ہر انگریز تو نہ بادشاہ ہے نہ ہو سکتا ہے مگر کہا یہی جاتا ہے کہ انگریز بادشاہ ہیں۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ فلاں قوم حاکم ہے۔ حالانکہ ساری قوم کہاں حاکم ہوتی ہے چند افراد کے سپرد حکومت کا نظم و نسق ہوتا ہے اور باقی سب اس کے تابع ہوتے ہیں اسی طرح کہا جاتا ہے کہ فلاں قوم بڑی دولتمند ہے مگر اس کے یہ معنی تو نہیں ہوتے کہ اس قوم کا ہر فرد دولتمند ہے انگریزوں کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ بڑے دولتمند ہیں حالانکہ ان میں بڑے بڑے غریب بھی ہوتے ہیں ہمارے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے ایک دفعہ سُنایا کہ جب وہ لنڈن میں تھے تو ایک دن جس مکان میں وہ رہتے تھے اس کا کوڑا کرکٹ اٹھا کر خادمہ نے جب باہر پھینکا تو ایک انگریز لڑکا جھپٹ کر آیا اور اس نے کوڑے کرکٹ کے انبار میں سے ڈبل روٹی کا ایک ٹکڑا نکال کر کھا لیا۔ اسی طرح برنڈزی میں میں نے دیکھا کہ عورتیں اپنے سر پر برتن رکھ کر پانی لینے جاتی تھیں اور ان کے بچوں نے جو پتلونیں پہنی ہوئی تھیں ان کا کچھ حصہ کسی کپڑے کا ہوتا تھا اور کچھ حصہ کسی کپڑے کا مگر کہا یہی جاتا ہے کہ یورپین بڑے دولتمند ہیں۔ پس قوم سے وعدہ کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ افراد کے ذریعہ وہ وعدہ پورا نہ ہو

کئی وعدے قوم سے ہی ہوتے ہیں

لیکن پورے وہ افراد کے ذریعہ کئے جاتے ہیں اس کی مثال ہمیں قرآن کریم سے بھی ملتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا۔ (مائدہ ع ۴) یعنی موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تم میں اپنے انبیاء مبعوث کئے اور اس نے تم کو بادشاہ بنایا۔ اب کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ سب بنی اسرائیل بادشاہ بن گئے تھے۔ یقیناً ان بنی اسرائیل میں بڑے بڑے غریب بھی ہونگے مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام ان سے یہی فرماتے ہیں کہ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اس نے تم سب کو بادشاہ بنا دیا۔ مُراد یہی ہے کہ جب کسی قوم میں سے بادشاہ ہو تو چونکہ وہ قوم ان انعامات اور فوائد سے حصہ پاتی ہے جو بادشاہت سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے بالفاظِ دیگر ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ قوم بادشاہ بن گئی۔ پس جب جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا کی موجودگی کے باوجود اس آیت کے یہ معنی نہیں کئے جاتے کہ ہر یہودی بادشاہ بنا تو وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ سے یہ کیونکر نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ وعدہ بعض افراد کے ذریعہ پورا نہیں ہونا چاہئیے بلکہ اُمت کے ہر فرد کو خلافت کا انعام ملنا چاہئیے پھر اگر اس سے قومی غلبہ بھی مراد لے لو تب بھی ہر مومن کو یہ غلبہ کہاں حاصل ہوتا ہے پھر بھی ایسا ہی ہوتا کہ بعض افراد کو یہ غلبہ ملتا اور بعض کو نہیں ملتا صحابہؓ میں سے بھی کئی ایسے تھے جو قومی غلبہ کے زمانہ میں بھی غریب ہی رہے اور ان کی مالی حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں ہوئی۔ حضرت ابوہریرہؓ کا ہی لطیفہ ہے کہ جب حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی آپس میں جنگ ہوئی اور صفین کے مقام پر دونوں لشکروں نے ڈیرے ڈال دئے تو باوجود اس کے کہ

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ

کے کیمپوں میں ایک ایک میل کا فاصلہ تھا۔ جب نماز کا وقت آتا تو حضرت ابوہریرہؓ حضرت علیؓ کے کیمپ میں آجاتے اور جب کھانے کا وقت ہوتا تو حضرت معاویہؓ کے کیمپ میں چلے جاتے۔ کسی نے ان سے کہا کہ آپ بھی عجیب آدمی ہیں ادھر علیؓ کی مجلس میں چلے جاتے ہیں اور ادھر معاویہؓ کی مجلس میں شریک ہو جاتے ہیں۔ وہ کہنے لگے نماز حضرت علیؓ کے ہاں اچھی ہوتی اور کھانا حضرت معاویہؓ کے ہاں اچھا ملتا ہے اس لئے جب نماز کا وقت ہوتا ہے میں اُدھر چلا جاتا ہوں اور جب روٹی کا وقت آتا ہے ادھر آجاتا ہوں غیر مبایعین کا بھی ایسا ہی حال ہے۔ بلکہ ان کا لطیفہ تو ابوہریرہ کے لطیفہ سے بھی بڑھ کر ہے میں ایک دفعہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں بیٹھا ہوا تھا کہ کسی دوست نے ایک غیر مبایع کے متعلق بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ عقائد تو مولوی محمد علی صاحب کے درست ہیں مگر دعائیں حضرت میاں صاحب کی زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ گویا جیسے ابوہریرہؓ نے کہا تھا کہ روٹی معاویہؓ کے ہاں اچھی ملتی ہے اور نماز علیؓ کے ہاں اچھی ہوتی ہے اسی طرح اس نے کہا کہ عقائد تو مولوی محمد علی صاحب کے درست ہیں مگر دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں تو قوم میں بادشاہت آ جانے کے بعد پھر بھی کئی لوگ غریب ہی رہتے ہیں۔ مگر کہا یہی جاتا ہے کہ وہ قوم بادشاہ ہے کیونکہ جب کسی قوم میں سے کوئی بادشاہ ہو تو تمام قوم بادشاہت کے فوائد سے حصہ پاتی ہے اسی طرح جب کسی قوم میں سے جب بعض افراد کو خلافت مل جائے۔ تو یہی کہا جائے گا کہ اس قوم کو وہ انعام ملا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہو گا کہ ہر فرد کو وہ انعام ملے۔

دوسری مثال

اس کی یہ آیت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ

بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۔ (بقرہ ع ۱۱)
کہ جب یہود سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید میں جو کچھ اترا ہے اس پر ایمان لاؤ تو وہ کہتے ہیں نُؤْمِنُ بِمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا ہم تو اسی پر ایمان لائیں گے جو ہم پر نازل ہوا ہے اور یہ امر صاف ظاہر ہے کہ وحی ان پر نہیں اتری تھی بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتری تھی۔ مگر وہ کہتے ہیں ہم پر اتری گویا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام کے متعلق اُنْزِلَ عَلَيْنَا کہتے ہیں اسی طرح بعض افراد پر جو اس قسم کا انعام نازل ہو جس سے ساری قوم کو فائدہ پہنچتا ہو تو یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ساری قوم کو ملا ہے چونکہ ملوکیت کے ذریعہ سے ساری قوم کی عزت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا فرمایا۔ اور چونکہ خلافت سے سب قوم نے نفع اٹھانا تھا اس لئے خلافت کے بارہ میں بھی یہی کہا کہ تم کو خلیفہ بنایا جائے گا۔

دوسرا جواب

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فعل نے اسی امر پر شہادت دے دی ہے کہ اس کی اس آیت سے کیا مراد ہے خدا تعالیٰ نے یہ کہا تھا کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کہ وہ ایمان اور عمل صالح پر قائم رہنے والوں کو زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا اب اگر اللہ تعالیٰ کی اس سے جمہوریت مراد تھی تو ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ آیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ جمہوریت قائم ہوئی یا نہیں اور اگر خدا تعالیٰ کا یہ منشاء تھا کہ بعض افراد امت کو خلافت ملے گی اور ان کی وجہ سے ساری قوم برکات خلافت کی مستحق قرار پائے گی تو ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا اس رنگ میں مسلمانوں میں خلافت قائم ہوئی یا نہیں؟ اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کے حالات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بعض افراد امت کو ہی خلافت ملی تھی۔ سب کو خلافت نہیں ملی پس یا تو یہ مانو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لوگ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے مصداق نہیں رہے تھے اور جس طرح شیعہ کہتے ہیں کہ امت میں صرف اڑھائی مومن تھے اسی طرح نعوذ باللہ سب منافق ہی منافق رہ گئے تھے اس لئے

خلافتِ قومی کا وعدہ

ان سے پورا نہ ہوا اور یا یہ مانو کہ خلافت کا طریق وہی تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عملاً جاری ہوا بہرحال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں جس رنگ میں خلافت قائم کی وہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے خدا تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت بتا رہی ہے کہ قوم سے اس وعدہ کو بعض افراد کے ذریعہ ہی پورا کیا جاتا ہے۔

دوسرا اعتراض

اس آیت پر یہ کیا جاتا ہے کہ بہت اچھا ہم نے مان لیا کہ اس آیت میں افراد کی خلافت کا ذکر ہے مگر تم خود تسلیم کرتے ہو کہ پہلوں میں خلافت یا نبوت کے ذریعہ سے ہوئی یا ملوک کے ذریعہ سے مگر خلفاء اربعہ کو نہ تم نبی مانتے ہو۔ نہ ملوک۔ پھر یہ وعدہ کس طرح پورا ہوا اور وہ اس آیت کے کس طرح مصداق ہوئے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلوں کو خلافت یا نبوت کی شکل میں ملی یا ملوکیت کی صورت میں۔ مگر مشابہت کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ ہر رنگ میں مشابہت ہو بلکہ صرف اصولی رنگ میں مشابہت دیکھی جاتی ہے مثلاً کسی لمبے آدمی کا ہم ذکر کریں اور پھر کسی دوسرے کے متعلق کہیں کہ وہ بھی ویسا ہی لمبا ہے تو اب کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو یہ کہے کہ جب تم نے دونوں کو لمبا قرار دے دیا ہے تو یہ مشابہت کس طرح درست ہوئی ان میں سے ایک چور ہے دوسرا نمازی یا ایک عالم ہے دوسرا جاہل ہے بلکہ صرف لمبائی میں مشابہت دیکھی جائے گی اس کی مثال ہمیں قرآن کریم سے بھی ملتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (مزمل ع ۱) کہ ہم نے تمہاری طرف اپنا ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے اور وہ ویسا ہی رسول ہے جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے یہاں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی آپس میں مشابہت بیان کی ہے حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی طرف بھیجے گئے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایک بادشاہ کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ ساری دنیا کے بادشاہوں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے مگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا زمانہ صرف انیس سو سال تک تھا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا زمانہ قیامت تک کے لئے ہے۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں اہم فرق ہے مگر باوجود ان اختلافات کے مسلمان یہی کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہیں پس اگر اس قسم کے اختلافات کے باوجود آپ کی مشابہت میں فرق نہیں آتا تو اگر پہلوں کی خلافت سے بعض جزوی امور میں خلفاء اسلام مختلف ہوں تو اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے؟ اصل بات جو اس آیت میں بتائی گئی تھی وہ یہ تھی کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو سنبھالنے کے لئے ان کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ کی خاص حکمت نے بعض وجودوں کو ان کی امت کی خدمت کے لئے چن لیا تھا اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی اللہ تعالیٰ بعض ایسے وجود کھڑا کرے گا جو آپ کی امت کو سنبھال لیں گے اور یہ مقصد بہ نسبت سابق خلفاء کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء نے زیادہ پورا کیا ہے پھر جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے تیرہ سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے مسیح ناصریؑ کو مبعوث فرمایا جو موسوی شریعت کی خدمت کرنے والے ایک تابع نبی تھے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کو بھیجا اور اس طرح اس تابع نبوت کا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مناسب حال امتی نبوت ہے دروازہ کھول دیا اور آپ کے ذریعہ پھر اس نے آپ کے ماننے والوں میں

خلافت کو بھی زندہ کر دیا

چنانچہ یہ سلسلۂ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد شروع ہوا اور خلافتِ ثانیہ تک ممتد رہا اور اگر جماعت احمدیہ میں ایمان بالخلافت قائم رہا۔ اور وہ اس کو قائم رکھنے کے لئے صحیح رنگ میں جد وجہد کرتی رہتی تو انشاء اللہ یہ وعدہ لمبا ہوتا چلا جائے گا مگر جماعت احمدیہ کو جو اشارہ اس آیت میں کیا گیا ہے کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اور وہ اشارہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح ہم نے پہلوں کو خلیفہ بنایا اسی طرح تمہیں خلیفہ بنائیں گے یعنی خلافت کو ممتد کرنے کے لئے پہلوں کے طریقِ انتخاب کو مدنظر رکھو اور پہلی قوموں میں سے یہودیوں کے علاوہ ایک عیسائی قوم بھی تھی جس میں خلافت بادشاہت کے ذریعہ سے نہیں آئی بلکہ ان کے اندر خالص دینی خلافت تھی۔ پس كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ میں پہلوں کے طریقِ انتخاب کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ آپ کا الہام ہے "کلیسا کی طاقت کا نسخہ" (تذکرہ ص۔۔) یعنی کلیسا کی طاقت کی ایک خاص وجہ ہے اس کو یاد رکھو گویا قرآن کریم نے كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کے الفاظ میں جس نسخہ کا ذکر کر دیا تھا الہام میں اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا اور بتایا گیا کہ جس طرح وہ لوگ اپنا خلیفہ منتخب کرتے ہیں اسی طرح یا اس کے قریب قریب تم بھی اپنے لئے خلافت کے انتخاب کا طریقہ ایجاد کرو۔ چنانچہ اس طریق سے قریباً انیس سو سال سے عیسائیوں کی خلافت محفوظ چلی آتی ہے عیسائیت کے خراب ہونے کی وجہ سے بے شک انہیں وہ نور حاصل نہیں ہوا جو پہلے زمانوں میں حاصل ہوا کرتا تھا۔ مگر جماعت احمدیہ اسلامی طریق کے مطابق اس قانون کو ڈھال کر اپنی خلافت کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال تک کے لئے محفوظ کر سکتی ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق میں نے آئندہ انتخابِ خلافت کے متعلق ایک قانون بنا دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت احمدیہ ایمان بالخلافت پر قائم رہی اور اس کے قیام کے لئے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک یہ

سلسلۂ خلافت

قائم رہے گا اور کوئی شیطان اس میں رخنہ اندازی نہیں کر سکے گا۔

ایک اعتراض

یہ کیا جاتا ہے کہ اگر خلافت کا مسلمانوں سے

وعدہ تھا تو حضرت علیؓ کے بعد خلافت کیوں بند ہو گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ وعدہ شرطی تھا۔ آیت کے الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے تھا جو خلافت پر ایمان رکھتے ہوں گے اور حصولِ خلافت کے لئے جو مناسب قومی اعمال ہونگے وہ کرتے ہونگے کیونکہ یہاں اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے الفاظ ہیں اور صٰلِحٌ کے معنے عربی زبان میں ایسے کام کے ہوتے ہیں جو مناسب حال ہو چونکہ اس آیت میں خلافت کا ذکر ہے اس لئے اٰمَنُوْا سے مراد اٰمنو بالخلافۃ ہے اور عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے مراد عَمِلُوْا عملًا مناسبًا لحصول الخلافۃ ہے اگر یہ شرط پوری نہ ہوگی تو خدا تعالیٰ کا وعدہ بھی پورا نہ ہو گا

حضرت علیؓ کے بعد صرف نفسِ خلافت

باقی رہ گیا تھا لیکن عملاً بادشاہت قائم ہو گئی اور خلافت کے لئے جو شرط ہے کہ تبلیغِ دین اور تبلیغِ اسلام کرے وہ مٹ گئی تھی پس شرط کے ضائع ہونے سے مشروط بھی ضائع ہو گیا اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ٹل گیا۔

ایک اعتراض

یہ کیا جاتا ہے کہ جب خلیفہ انتخاب سے ہوتا ہے تو پھر امت کے لئے اس کا عزل بھی جائز ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ گو خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن یہ آیت نہایت صریح کے طور پر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ امت کو اپنے فیصلہ کا اس امر میں ذریعہ بناتا ہے اور اس کے دماغ کو خاص طور پر روشنی بخشتا ہے لیکن مقرر اصل میں اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کہ وہ خود ان کو خلیفہ بنائے گا پس گو خلیفہ کا انتخاب مومنوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا الہام لوگوں کے دل کو اصل حقدار کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ ایسے خلفاء میں فلاں فلاں خصوصیات پیدا کر دیتا ہوں اور یہ خلفاء ایک انعامِ الٰہی ہوتے ہیں پس اس صورت میں اس اعتراض کی تفصیل یہ ہو گی کہ کیا امت کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس شخص کو جو کامل موحد ہے جس کے دین کو اللہ تعالیٰ نے قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام خطرات کو دور کرنے کا وعدہ کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے وہ شرک کو مٹانا چاہتا ہے اور جس کے ذریعہ سے وہ اسلام کو محفوظ کرنا چاہتا ہے معزول کر دے؟ ظاہر ہے کہ ایسے شخص کو امت یا صحابہ معزول نہیں کر سکتی ایسے شخص کو تو شیطان کے چیلے ہی معزول کرنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں

دوسرا جواب

یہ ہے کہ اس جگہ وعدہ کا لفظ ہے اور وعدہ احسان پر دلالت کرتا ہے۔ پس اس اعتراض کے معنے یہ ہونگے کہ چونکہ اس انعام کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے امت کے ہاتھ میں رکھا ہے اسے کیوں حق نہیں کہ وہ اس انعام کو رد کر دے۔ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ یہ استغنا بدترین استغناء ہے جو انعام منہ مانگے ملے اس کا رد کرنا تو انسان کو اور بھی مجرم بنا دیتا ہے اور اس پر شدید حجت قائم کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرمائے گا اے لوگو! میں نے تمہاری مرضی پر چھوڑا اور کہا کہ میرے انعام کو کس صورت میں لینا چاہتے ہو تم نے کہا ہم اس انعام کو فلاں شخص کی صورت میں لینا چاہتے ہیں اور میں نے اپنے فضل اس شخص کے ساتھ وابستہ کر دئے جیسا میں نے تمہاری بات مان لی تو اب تم کہتے ہو کہ ہم اس انعام پر راضی نہیں اب اس نعمت کے رد کر دینے پر میں اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ لَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْد۔ (ابراہیم ع ۲) اسی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی انتخاب کے وقت تو ہم نے امت کو اختیار دیا ہے مگر چونکہ اس انتخاب میں ہم امت کی رہبری کرتے ہیں اور چونکہ ہم اس شخص کو اپنا بنا لیتے ہیں اس لئے اس کے بعد امت کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ اور جو شخص پھر بھی اختیار چلانا چاہے تو یاد رکھے کہ وہ خلیفہ کا مقابلہ نہیں کرتا بلکہ ہمارے انعام کی بے قدری کرتا ہے پس اگر انتخاب کے وقت وہ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ میں شامل تھا تو اب اس اقدام کی وجہ سے ہماری درگاہ میں اس کا نام اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی فہرست سے کاٹا جائیگا اور

فاسقوں کی فہرست

میں لکھا جائے گا۔

پھر فرماتا ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اس آیت میں وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ کے معاً بعد نماز اور زکوٰۃ اور اطاعتِ رسولؐ کا ذکر کر کے اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر کسی وقت برکاتِ خلافت کے نزول میں کمی آ جائے تو مسلمانوں کو بحیثیت قوم نمازوں میں لگ جانا چاہئے اور زکوٰۃ دینے میں چست ہو جانا چاہئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اختیار کرنی چاہئے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان پر رحم کیا جائے گا اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا نائب کھڑا کر دیا جائے گا۔ جو سب مسلمانوں کو اکٹھا کر دے گا مگر یاد رکھو منکرینِ خلافت کبھی زمین پر غالب نہیں آئیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کھڑا کرتا رہے گا جو خلافت پر ایمان رکھتے ہوں۔ خواہ خود مٹا ہی ہو چنانچہ خوارج جو منکرینِ خلافت ہیں کبھی کبھی دنیا پر حاکم نہیں ہوئے بلکہ شیعہ جو منہ سے خلافت کے قائل ہیں لیکن حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں انہوں نے اپنی جانیں قربان کر کے خلافت کو قائم رکھنے کی کوشش نہیں کی وہی ہمیشہ غالب رہے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۳۸۷ تا صفحہ ۳۹۲)

مقامِ خلافت

از

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا واضح مسلک

ذیل میں حضرت حاجی الحرمین مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے چند مفید حوالے ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں جن پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا کیا مسلک تھا ———— (ایڈیٹر)

خلیفہ کے تئیں اطاعت کاملہ

"کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک ملاں بھی کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔"

(اخبار بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

خلیفہ خدا بناتا ہے

"مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھکو نہ کسی انجمن نے بنایا ہے اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین لے" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

ایک ناقابلِ فراموش نکتہ

"ایک نکتہ قابلِ یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکتا وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمانؒ کو دیکھا ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی ۲۲ برس کی عمر میں خلیفہ ہوئے یہ بات یاد رکھو میں نے کسی خاص مصلحت اور خاص بھلائی کیلئے کہی ہے"۔ (بدر ۲۷ جولائی ۱۹۱۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ہمیشہ جماعت کو خلافت کی اہمیت اور اس کے ساتھ وابستگی کی تلقین فرمائی اپنی وفات سے چند روز قبل آپ نے فرمایا کہ:۔

"خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا"

(پیغامِ صلح ۱۷ فروری ۱۹۱۴ء)

آخری تحریری وصیت

"میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز، عالم باعمل حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی اور درگذر کو کام لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ ہوں وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے"۔

(الحکم ۷ مارچ ۱۹۱۴ء)

خلافتِ احمدیہ و بیعتِ خلافت

از محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل

غیر مبائعین حضرات کا یہ موقف ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد شخصی خلافت یعنی کسی فردِ واحد کی خلافت نہیں ہوگی۔ بلکہ حضور نے انجمن کو جانشین قرار دیکر فردِ واحد کی خلافت کے سلسلہ کو ختم کر دیا۔ اس کے برعکس جماعتِ مبائعین اس موقف پر قائم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اسی طریق پر شخصی خلافت سلسلہ احمدیہ میں جاری ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شخصی خلافت کا اجراء ہوا۔

ان ہر دو موقفوں میں سے کونسا موقف درست ہے اور کونسی جماعت صحیح راستہ پر گامزن ہے؟ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی طرف رجوع کریں۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ارشادات سے راہنمائی حاصل کریں، کیونکہ جماعت غیر مبائعین نے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ اول قبول کیا اور آپ کے فرمودہ کو فرمودہ مسیح موعودؑ قرار دیا۔ پھر تا قیام خلافتِ ثانیہ غیر مبائعین کے اپنے بیانات سے بھی جب تک کہ اختلاف صورت تسلیم نہ ہوئی تھی اور خلافتِ ثانیہ کا قیام نہ ہوگیا صحیح موقف کی طرف نشاندہی ہوتی ہے۔

اس سلسلہ میں خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو قسم کے ارشادات پیش کریگا۔ ایک عمومی جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمتِ محمدیہ میں خلافت کے دائمی طور پر جاری رہنے کا ذکر ہے اور دوسرے خصوصی ارشادات جن سے خالصتہً یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم ہوگا۔

ا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب شہادۃ القرآن صفحہ ۴۳ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ مِنْكُمْ سے صحابہ ہی مراد ہیں اور خلافتِ راشدہ انہی کے زمانہ تک ختم ہوگئی اور پھر قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام و نشان نہیں ہوگا۔ گویا ایک خواب و خیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس ہی دور تھا اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا۔"

۲۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۵۷ پر آپنے لکھا:۔

"ان آیات (آیتِ استخلاف وغیرہا۔ ناقل) کو اگر کوئی شخص تاملّ اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالےٰ اس اُمت کے لئے خلافتِ دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعتِ موسوی کے خلیفوں سے تشبیہہ دینا کیا معنے رکھتا تھا۔"

"اور اگر خلافتِ راشدہ صرف تیس برس تک رہ کر پھر ہمیشہ کے لئے اس کا دور ختم ہوگیا تھا تو اس سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ اس اُمت پر ہمیشہ ابوابِ سعادت مفتوح رکھے۔"

ان ارشادات سے ان لوگوں کی تردید کی گئی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ خلافت صرف صحابہ تک ہی محدود تھی اور آئندہ کے لئے خلافت کو بند سمجھتے ہیں۔ آپنے ان ارشادات سے واضح کر دیا ہے کہ آیتِ استخلاف میں دائمی خلافت کا صاف وعدہ ہے۔

۳۔ خلافت کی علتِ غائی بھی اس بات کی متقاضی ہے کہ آیتِ استخلاف کی عمومیت کو تسلیم کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اسی کتاب شہادۃ القرآن میں تحریر فرمایا ہے:۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالےٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو شخص خلافت کو تیس برس تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علتِ غائی کو نظر انداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالےٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا کہ رسولِ کریمؐ کی وفات کے بعد صرف تیس برس تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں رکھنا ضروری ہے۔ پھر بعد اس کے دنیا تباہ ہوجائے تو ہو جائے۔ کچھ پروا نہیں۔"

ان عمومی ارشادات کے بعد جو خلافت کے سلسلہ کو جاری رکھنے کی واضح دلیل ہیں۔ اب خصوصی ارشادات پیش کئے جاتے ہیں جن سے ایک اور ایک دو کی طرح یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا اور یہ خلافت شخصی خلافت ہوگی۔ اور خلافتِ راشدہ کے طریق اور طرز پر ہوگی۔

ا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کو درج فرمایا اور لکھا ہے کہ:۔

"ثُمَّ يُسَافِرُ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ اَوْ خَلِيْفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِهٖ اِلٰى اَرْضِ دِمَشْقَ۔"

کہ خود مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ ارضِ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔

حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب میں یہ تحریر فرماکر دو نہایت ہی واضح گواہیاں خلافت کے مسئلہ پر پیش فرمائی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح موعود کے جانشین اور خلیفے ہوں گے اور اُن میں سے کوئی خلیفہ دمشق کا سفر بھی کرے گا۔ دوسری گواہی آپ کی اپنی ہے کہ گویا آپ نے اس حدیث کو قبول فرمایا اور اس طرح آپ نے اپنے بعد جو کچھ ہونے والا تھا اس کا اظہار اس حدیث کے درج کرنے سے فرمادیا۔ اور اپنی وفات سے پندرہ سال پہلے یہ گواہی دے دی کہ میرے بعد متعدد خلیفے ہوں گے اور ان میں سے کوئی ایک خلیفہ دمشق کا سفر بھی کرے گا۔

۲۔ اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل حضورؑ نے رسالہ "الوصیت" تحریر فرمایا اور اسی میں یہ لکھا کہ اللہ تعالےٰ نبیوں کو

"ایسے وقت میں وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کرتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بےوقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پیر جما دیں گے۔"

اور پھر فرمایا:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہوجائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے

بخش دے گا، جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیت صفحہ ۶-۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے کئی نتائج نکلتے ہیں:-

پہلا نتیجہ:- یہ ہے کہ قدرت ثانیہ خلفاء ہی کا نام ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔"

قدرت ثانیہ کے سمجھانے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی کی مثال دے کر حضور علیہ السلام نے اس بات کو واضح فرما دیا کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔

دوسرا نتیجہ:- اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آیت استخلاف سے مراد صرف ماموریت والی خلافت ہی مراد نہیں لیتے بلکہ اس کو عمومیت کا رنگ دیتے ہیں اور اس خلافت کو بھی آیت استخلاف کا مصداق ہی سمجھتے ہیں جس کے منتہی حضرت ابوبکر صدیق رضی ہوئے ہیں۔ پس خلفاء کا وہ سلسلہ بھی آیت استخلاف کا مصداق قرار پاتا ہے جس کی ابتداء حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وجود سے ہوئی۔

تیسرا نتیجہ:- اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ انبیاء کے بعد سخت ابتلاؤں کا آنا مقدر ہوتا ہے اور ان ابتلاؤں کا خلفاء کے ذریعہ سے زائل کیا جانا اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ ہے۔ ہر ایک نبی کی امت سے یہ معاملہ پیش آیا۔ اور یہ سنت قدیمہ سلسلہ احمدیہ میں بھی ضرور پوری ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔"

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر بھی جماعت کو سخت ابتلاء پیش آ دے گا اور خوف کی حالت پیدا ہوگی۔ لیکن سنت قدیمہ کے مطابق آپ کے خلفاء کے ذریعہ اس خوف کو امن سے بدل دیا جائے گا اور ابتلاؤں کو زائل کیا جائے گا۔ اور یہ واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت پر شدید ابتلاء آئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے ہاتھ سے ان کو دور کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت پوری ہوئی۔

چوتھا نتیجہ:- اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ قدرت ثانیہ کے سلسلہ یعنی خلافت کے سلسلہ کو دوام بخشا جائے گا اور زمانہ مستقبل میں سلسلہ احمدیہ میں آتے رہیں گے۔ جماعت کا نظام دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا اور ایسا استحکام حاصل ہو جائے گا کہ خلافت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔"

پانچواں نتیجہ:- اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ دوسری قدرت کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوگا۔ یعنی آپ کے جانے کے بعد دوسری قدرت آئے گی۔ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:-

"اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔"

انجمن تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قائم ہو چکی تھی۔ لیکن یہاں پر قدرت ثانیہ کے ظہور کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ وہ نہیں آسکتی جب تک کہ میں نہ جاؤں۔ اور اوپر میں بیان کر آیا ہوں کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے اب اصل کی موجودگی میں خلافت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک میں نہ جاؤں دوسری قدرت نہیں آسکتی، یعنی میرے جانے کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم ہوگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔

یہ سب نتائج جو رسالہ الوصیت کی عبارت سے نکلتے ہیں ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا اور شخصی خلافت کی صورت میں ہوگا۔

(۳) سبز اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں۔"

یہ ارشاد بھی بتلاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا اور بعض خلفاء حضور علیہ السلام کی اولاد میں سے بھی ہوں گے۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات سے ڈیڑھ ماہ قبل لاہور میں ایک تقریر فرمائی تھی جس میں خلافت کے متعلق ایک واضح ارشاد ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پا جاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا، کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے۔"

نیز فرمایا:-

"ایک الہام میں اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام بھی شیخ رکھا ہے: اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ۔"

(الحکم ۱۲ اپریل ۱۹۰۵ء)

اس ارشاد سے بھی واضح ہے کہ حضور کے بعد خلفاء ہوں گے۔

۵۔ پھر آپ علیہ السلام نے اپنے رسالہ "پیغام صلح" میں تحریر فرمایا:-

"جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔"

ظاہر ہے کہ واجب الاطاعت لیڈر دینی جماعت کے لئے نبی کے بعد خلیفہ ہی ہوتا ہے اس کے بغیر وحدت نظام قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ سلسلہ خلافت جماعت احمدیہ میں جاری رہے تاکہ یہ جماعت بھی "پراگندہ طبع" اور "پراگندہ خیال" نہ بن جائے۔

۶۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے اپنے رسالہ 'پیغام صلح' میں ہندوؤں سے معاہدہ کرنے اور ان کے نقض عہد کی صورت میں فرمایا کہ

"وہ لوگ ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے۔" (پیغام صلح)

اس سے بھی ثابت ہے کہ احمدی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ہر زمانہ میں ایک پیشرو اور واجب الاطاعت امام کا ہونا ضروری ہے ورنہ معاہدہ کی صورت بے معنی ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور یہ خلافت، خلافت راشدہ کے رنگ میں شخصی خلافت ہوگی اور پارلیمنٹوں یا سوسائٹیوں کے طریق پر کوئی انجمن خلافت کی مستحق نہ پہلے ہوئی نہ آئندہ ہوگی۔

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو منصب خلافت پر سرفراز ہوئے حضرت نے خلیفہ بننے کے بعد سے کر اپنی زندگی کے آخری لمحات تک خلافت کی اہمیت اور خلافت سے وابستگی اور اس کے مقام کے احترام کے متعلق اپنی تقریروں اور خطبات میں متعدد واضح ارشادات فرمائے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر جماعت کے بڑے بڑے عمائدین کی طرف سے آپ کی خدمت میں درخواست پیش کی گئی کہ آپ خلافت کے بار کو سنبھالیں اور بیعت لیں۔ ان عمائدین میں خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور ان کے کئی دیگر رفقاء شامل تھے۔ اس درخواست پر حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ نے جو ارشاد فرمایا وہ قابل غور بھی ہے اور قابل عمل بھی۔ آپ نے فرمایا:-

۱۔ "اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے۔ ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا۔ سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی تمام حریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔"

اسی تقریر میں آخر پر حضور نے یہ ارشاد بھی فرمایا:

"یاد رکھو ساری خوبیاں وحدت میں ہیں، جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی۔" (اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

۲۔ منصب خلافت پر فائز ہو چکنے کے بعد ایک موقع پر آپ نے فرمایا:-

"اب میں تمہارا خلیفہ ہوں۔ اگر کوئی کہے کہ "الوصیت" میں حضرت صاحب نے نورالدین کا ذکر نہیں کیا۔ تو ہم کہتے ہیں ایسا ہی آدم اور ابوبکر رضی کا ذکر بھی پہلی پیشگوئیوں میں نہیں ...... تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا ہے۔ اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے ...... میں کان کھول کر سنو۔ اب اگر اس معاہدہ کے خلاف کرو گے تو فَاَعْقَبَھُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِھِمْ کے مصداق ہو گے۔"

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

۳۔ پھر فرمایا:-

"میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے۔ فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا...... مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر مجھ پر کوئی اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے سربسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ اباء اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادتمند فطرت اسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

۴۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اپنی اسی تقریر میں فرمایا:۔

"خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے میں کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ پس جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔"

"تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

(تقریر [illegible] ۱۶-۱۷ جون ۱۹۱۲ء)

۵۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے جس طرح پر آدمؑ اور ابوبکرؓ و عمرؓ کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

۶۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے۔ اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی...... خدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دیگا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو۔ تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے...... جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔"

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء)

۷۔ پھر ایک اور آپ کا ارشاد قابل ذکر ہے:۔

"اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا ہے اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

۸۔ بیعت خلافت اور خلافت سے وابستگی کی اہمیت حضرت خلیفہ اول کے ایک اور ارشاد سے بھی واضح ہوتی ہے۔ لکھا ہے:۔

"ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا کہ کیا آپ کی بیعت لازم اور فرض ہے؟ فرمایا کہ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے سے پہلے اس بات کو مقدم سمجھا اور کیا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔" (بدر ۲۳ مارچ ۱۹۱۱ء صفحہ ۹)

اس ارشاد سے واضح ہے کہ نبی کے بعد ہر خلیفہ کی بیعت ضروری ہے اور سابقہ ارشادات نے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ جسے چاہتا ہے خلیفہ بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا خلیفہ بنائے گا۔ اور ان خلفاء کی فرمانبرداری اور اطاعت ویسی ہی ضروری ہے جیسے کہ خلفاء راشدین کی ضروری تھی۔ آپ اپنے آپ کو خلیفہ برحق خیال کرتے تھے اور ویسے ہی خلیفہ جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور دیگر خلفاء تھے۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفہ اولؓ کے مندرجہ ذیل ارشادات بھی اس امر کی وضاحت کر رہے ہیں۔ ایک موقع پر حضرت نے فرمایا:۔

۹۔ "ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے۔ یہ بات یاد رکھو میں نے کسی خاص مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے۔"

(بدر ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء)

۱۰۔ ۱۹۱۱ء میں جب آپ بیمار ہوئے تو آپ نے ایک وصیت لکھی اور اپنے ایک شاگرد کے سپرد کی۔ اس میں آپ نے لکھا:۔

خلیفہ ۔ محمود

صحت ہونے پر آپ نے اس وصیت کو جو بند تھی پھاڑ دیا۔

۱۱۔ ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفہ اولؓ کو بعد نماز عصر یکایک ضعف محسوس ہونے لگا۔ آپ نے قلم دوات لانے کا حکم دیا اور لیٹے لیٹے کاغذ ہاتھ میں لیا اور حسب ذیل وصیت اپنے جانشین کے بارہ میں لکھی:۔

"میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز۔ عالم باعمل۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی درگذر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا۔ وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔ والسلام۔"

(الحکم ۷ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۵)

یہ وصیت حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے اپنی مرض الموت میں مولوی محمد علی صاحب سے تین بار حاضرین مجلس کے سامنے پڑھوائی اور اس کی تصدیق کروائی۔

اپنے جانشین کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے جو ارشادات فرمائے ہیں ان سے بھی الم نشرح ہے کہ آپ شخصی خلافت کے قائل تھے اور اسی کو آپ خلافت راشدہ کے طریق پر درست سمجھتے تھے۔ اور اپنے بعد بھی اسی طریق کو جاری رکھنے کی آپ نے وصیت فرمائی۔

غیر مبائعین کے بیانات

تا قیام خلافت ثانیہ!

حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:۔

"۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے موقع پر خواجہ کمال الدین صاحب، مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے قادیان آئے تو اسی موقع پر خواجہ کمال الدین صاحب نے کھڑے ہو کر نہایت پرسوز تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ:۔

"خدا کی طرف سے ایک انسان منادی بن کر آیا جس نے لوگوں کو خدا کے نام پر بلایا۔ تم نے اس کی آواز پر لبیک کہی اور اس کے گرد جمع ہو گئے۔ مگر اب وہ تم کو چھوڑ کر اپنے خدا کے پاس چلا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟"

اس پر شیخ رحمت اللہ صاحب نے کھڑے ہو کر ٹھیٹھ پنجابی زبان میں جو کچھ فرمایا، اس کا خلاصہ اردو میں یہ تھا:۔

"میں نے قادیان آتے ہوئے رستہ میں بار بار یہی کہا ہے اور اب بھی دہراتا ہوں کہ اس بڈھے (یعنی حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ) کو آگے کرو۔ اس کے سوا یہ جماعت قائم نہ رہ سکے گی۔"

شیخ صاحب کے اس بیان پر خاموش رہ کر تمام حاضرین نے مہر تصدیق ثبت کی اور سر تسلیم خم کیا۔ کسی نے انکار کیا نہ اعتراض۔"

۲۔ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی گئی جس پر بہت سے احباب نے دستخط کئے۔ ان میں سے شیخ رحمت اللہ صاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب، مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے دستخط بھی ثبت تھے۔ اس درخواست میں یہ لکھا تھا:۔

"اما بعد مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوہ حسنہ قرار فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ کے شعر چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے سے ظاہر ہے، کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہوگا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔"

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

۳۔ جب حضور علیہ السلام کی تدفین ہو چکی اور حضرت خلیفہ اولؓ کو تمام جماعت حاضرین نے خلیفہ قبول کر کے آپ کی بیعت کا شرف حاصل کر لیا۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب

سلسلہ بیعت صدر انجمن احمدیہ کے انجمن کے سارے ممبروں کی طرف سے تمام جماعت کی اطلاع کے لئے حسب ذیل بیان جاری کیا:-

"حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہ اجازت حضرت اُمّ المؤمنین کُل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ ۱۲۰۰ سو تھی، والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے احباب موجود تھے:-

مولانا حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ اور خاکسار خواجہ کمال الدین۔"

اس اطلاعی بیان میں خواجہ صاحب نے آگے چل کر فرمایا:-

"...... کُل حاضرین نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔ یہ خط بطور اطلاع کُل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الاُمت خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں خود یا بذریعہ تحریر بیعت کریں۔"

(الحکم ۲۸؍مئی و بدر ۲؍جون ۱۹۰۸ء)

۴۔ ۱۹۱۳ء کے آخر میں مولوی محمد علی صاحب، مولوی صدر الدین صاحب، سید محمد حسین شاہ صاحب وغیرہ کے دستخطوں سے حسب ذیل اعلان کھلے لفظوں میں شائع ہوا۔

"ساری قوم کے آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ) مطاع ہیں اور سب ممبران مجلس، معتمدین آپ کی بیعت میں داخل اور آپ کے فرمانبردار ہیں۔"

(اخبار پیغام صلح ۴؍دسمبر ۱۹۱۳ء)

۵۔ پھر یہ بھی ان معتمدین کی طرف سے لکھا گیا کہ:-

"حضرت مولانا نور الدین صاحب کی بیعت الوصیت کے خلاف ہرگز نہ تھی، بلکہ اس کے عین مطابق اور جائز تھی۔"

(پیغام صلح ۱۹؍اپریل ۱۹۱۴ء)

۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے چند روز بعد ۲۱؍جون ۱۹۰۸ء کو مولوی محمد علی صاحب نے لاہور میں جماعت کے سامنے ایک تقریر میں کہا:-

"جب ان لوگوں کی معتبر اور مسلّمہ کتب میں حضرت ابوبکر صدیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائمقام قرار دیا گیا اور صاف اقرار موجود ہے کہ مسیلمہ کا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے قتل کیا جانا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو قتل کیا جانا ہے۔ اور حضرت عمرؓ کا قیصر و کسریٰ کے خزائن کا مالک ہونا گویا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فتح کرنا اور مالک ہونا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق انتظار نہیں کیا جاتا کہ آپ کے جانشین اور مخلص خادموں کے ہاتھوں سے یا آپ کی اولاد کے ہاتھوں سے خدا تعالیٰ ان کو پورا کر دے؟"

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴۲ پرچہ ۱۸؍جولائی ۱۹۰۸ء)

۷۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے دسمبر ۱۹۱۴ء میں لاہور میں "اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" پر تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"جب میں نے بیعت ارشاد کی اور یہ بھی کہا کہ میں آپ کا حکم بھی مانوں گا اور آنے والے خلیفوں کا حکم بھی مانوں گا۔"

("اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" صفحہ ۷)

ان تمام بیانات سے جو غیر مبائعین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے لیکر تا قیام خلافتِ ثانیہ مختلف اوقات میں دیئے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک جماعت کا استحکام بغیر شخصی خلافت کے ممکن نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کے مندرجات سے یہی سمجھتے تھے کہ حضورؑ کی وفات کے بعد خلیفہ کا ہونا ضروری ہے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا انتخاب الوصیت کے عین مطابق تھا۔ آپ واجب الاطاعت امام تھے اور آپ کا فرمان مسیح موعودؑ کا فرمان تھا۔ بلکہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بعد بھی خلفاء کے قائل تھے اور سمجھتے تھے کہ بہت سی پیشگوئیاں حضور کے دوسرے خلفاء کے ہاتھوں پر پوری ہونگی۔ ان عمائدین نے ساری جماعت کو بیعت کی بھی تاکید کی اور کہا کہ نئے اور پُرانے سب ممبر بیعت کریں۔

☆ ☆

خلافت دین و دنیا میں خدا کی مہربانی ہے!

خلافت دین و دنیا میں خدا کی مہربانی ہے
نزولِ رحمتِ باری کی لافانی نشانی ہے
خلافت قوم کی پژمردگی کو تازگی بخشے
خلافت ہی سے انسانوں کو حاصل زندگانی ہے
اسی سے آبیاری ہو رہی ہے باغِ ملّت کی
اسی سے اپنے گلشن پر بہارِ جاودانی ہے
زہے قسمت! خدا کا نور اُترا ہے آسمانوں سے
اسی نورِ خلافت کی زمین پر ضوفشانی ہے
ارے ناداں! خلافت کی حفاظت کر قیامت تک
یہی تو نصرتِ رحمٰن کی واحد نشانی ہے
برس ۶۸ گزرے شان سے دورِ خلافت کے
یہ دور فیض و فضل و کامیاب و کامرانی ہے
یہ تفسیریں یہ تحریریں یہ خطبے اور تقریریں
فصاحت ہے، بلاغت ہے، کمالِ خوش بیانی ہے
خدا تجھ کو بصارت دے تو اس نور کو پالے
یہی تو مصلح موعود کی زندہ نشانی ہے

اخبارِ قادیان

● مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان مع مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منداشتی مورخہ ۱۲؍۵ کو اٹارسی (مدھیہ پردیش) کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد واپس تشریف لے آئے۔

● مکرم حمید اللہ صاحب شاہ آف کینیڈا مورخہ ۱۲؍۵ کو زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور ۱۳؍۵ کو نماز جمعہ کے معاً بعد واپس تشریف لے گئے۔

● مورخہ ۱۳؍۵ کو مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد کے ہاں قادیان میں دوسری لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے "حامِدَہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک و خادم دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔

● مورخہ ۱۶؍۵ کو مکرم عزیز اللہ صاحب آف کینیڈا اپنی اہلیہ محترمہ و ہمشیرہ صاحبہ کے ہمراہ زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

درخواست دُعا:- میرا لڑکا عزیز تاج الدین احمدی، ہندی و دوان کی ٹریننگ حاصل کر رہا ہے اس کی کامیابی اور میری مالی و ذہنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔
خاکسار: محمد عبد النبی۔ سیکرٹری مال۔ گوری دیوی پیٹھ۔

خلافتِ ثالثہ کے درخشندہ عہدِ مبارک میں

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے!

محمد انعام غوری

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ جب تک مسلمانوں میں خلافتِ حقہ کا سلسلہ جاری رہا، چار دانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجتا رہا اور مسلمان روحانی اور مادی اعتبار سے ترقی کرتے رہے۔ لیکن جونہی اعمالِ صالحہ کی شرط مفقود ہوئی، اللہ تعالیٰ نے اس مشروط نعمت کو مسلمانوں سے چھین لیا۔ اس کے بعد وہ دن بدن تشتت و افتراق کا شکار ہو کر تنزل و انحطاط کے گڑھوں میں گرتے چلے گئے ——— عرصہ دراز تک انحطاط کے اس دَور میں زندگی گزارنے کے بعد انہیں اپنی اس محرومی کا شدت سے احساس ہونے لگا۔ چنانچہ لاہور سے نکلنے والے اخبار "تنظیم اہل حدیث" نے ۱۷ر ستمبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں بحسرت یہ لکھا کہ :-

"اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ پھر خلافت علی منہاجِ نبوت کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ ملتِ اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور رُوٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گھری ہوئی ملتِ اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغہ سے نکل کر ساحلِ عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔ ورنہ قیامت میں ہم سب سے خدا پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے ہر ایک اقتدار کے لئے راہ ہموار کی، کیا اسلام کے غلبہ کے لئے بھی کچھ کیا ؟"

لیکن افسوس کہ باوجود اس احساسِ محرومی کے۔ باوجود اس اعترافِ حقیقت کے کہ خلافتِ حقہ کے بغیر اسلام اور مسلمان ترقی کر ہی نہیں کر سکتے۔ پھر بھی اس حقیقت سے اعراض کرتے جا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کے بعد خلافت کی نعمت کو پھر سے جاری فرما دیا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ اپنے گردو پیش میں دیکھ اور سُن رہے ہیں بلکہ بعض انصاف پسند اس صداقت کا اعتراف بھی کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ نظامِ خلافت کی قیادت میں تبلیغ اسلام اور اشاعتِ قرآن کی بے نظیر خدمات بجا لا رہی ہے۔ چنانچہ علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر جریدہ "نگار" نے اس کا یوں اعتراف کیا ہے کہ :-

"اس وقت احمدیوں سے زیادہ باعمل اور منظم جماعت کوئی دوسری نہیں اور جب تک ان میں تنظیم قائم ہے ہیں ان کو سب سے بہتر مسلمان کہتا رہوں گا۔" (نگار۔ لکھنؤ نومبر ۱۹۶۰ء)

اسی طرح جناب عبدالوہاب عسکری عراقی نمائندہ مؤتمر اسلامی، ان الفاظ میں جماعت احمدیہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں کہ :-

"جماعت احمدیہ کے افراد نے دینِ اسلام کی خدمات سرانجام دی ہیں ان میں تبلیغی لحاظ سے وہ ساری دنیا پر فوقیت حاصل کر چکے ہیں ......

یہ لوگ اعلائے کلمۃ الدین کے لئے ہر قسم کے ممکن ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ اور ان کے بڑے بڑے کارناموں میں وہ مسجدیں ہیں جو انہوں نے امریکہ اور افریقہ اور یورپ کے مختلف شہروں میں بنائی ہیں اور یہی مستحسن نقطہ ہے جس کو لے کر وہ کھڑے ہوئے ہیں اور اس کے ذریعہ اسلامی خدمات بجا لا رہے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا درخشندہ مستقبل ان ہی سے وابستہ ہے۔"

(مشاہداتی فی سماء الشرق صفحہ ۲۴۵-۲۴۶)

یہ مبارک زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں، دائمی قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی مؤید من اللہ کی قیادت کا مبارک عہد ہے۔ بمطابق آیتِ استخلاف، وہ تمام نعمتیں جو خلیفۂ برحق کی ذات کے طفیل جماعتِ مومنین کو ملتی ہیں بفضلہ تعالیٰ و احسانہٖ جماعت احمدیہ دن رات ان سے متمتع ہو رہی ہے بلکہ ایک عالم ان نعمتوں سے مستفیض ہو رہا ہے تبلیغ اسلام و اشاعت قرآن کے جہاد میں، بنی نوع انسان کی خدمت اور ساری نسلِ انسانی کو اُمتِ واحدہ بنانے کی سعیٔ مقبول میں، قربانیوں کے میدان میں، ابتلاء و آزمائش کے دَور میں سکینت و طمانیت اور صبر و ثبات کی توفیق پانے میں، جماعت احمدیہ کے افراد، انفرادی اور اجتماعی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے حسین نظارے۔ اللہ تعالیٰ کے حُسن اور احسان کے جلوؤں کا مشاہدہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"اللہ تعالیٰ نے (دُنیا کی نگاہ میں اس دھتکاری ہوئی لیکن) خدا کی نگاہ میں مقبول جماعت کی کوششوں میں اپنے فضل سے اتنی برکت رکھ دی ہے کہ چاروں طرف ہمیں خدا کی رحمتوں کی بارشیں نازل ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں خدا تعالیٰ کے فضل موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے رہے اور یہ فضل بذاتِ خود ایک زبردست دلیل ہیں مہدی علیہ السلام کی صداقت کی۔ اور جماعت احمدیہ کے مقبول عمل کی، کوئی دیندار جماعت اس کا انکار نہیں کر سکتی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر مئی ۱۹۷۶ء
بدر ۲۹ر جولائی ۱۹۷۶ء)

آج کی اس مجلس میں ان بے انتہاء افضال و انعامات اور تائید و نصرتوں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوؤں کی صرف ایک جھلک تحدیثِ نعمت کے طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہی الفاظ میں، ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے یہ تذکرہ جہاں جماعت مومنین کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوگا وہاں دوسرے بھائیوں کے لئے

"خلافت کا نظام بہت عظمت اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ نظام آپ سب پر اللہ کی رحمت کو سایہ فگن رکھنے والا اور اس کے فضلوں اور احسانوں کا آئینہ دار ہے۔ آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ اس کی قدر کریں اور خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں۔"

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بدر ۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۶ء)

جو خلافت کے دامن سے وابستہ نہیں، دعوتِ فکر ہے۔ فھل من مفکر!

جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں اور اللہ تعالیٰ کے افضال!

تحریکِ جدید یہ وہ عظیم الشان تحریک ہے جس کے ذریعہ آج اکنافِ عالم میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا جا رہا ہے اور ظلمت کدوں میں قرآنی انوار بکھیرے جا رہے ہیں اور تثلیث کدوں کے قلب میں خدائے واحد کی عبادت کے گھر تعمیر کئے جا رہے ہیں ـــ بفضلہ تعالیٰ اس تحریک میں جماعت کی مالی قربانیاں سال بسال ترقی پر ہیں چنانچہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۷۶ء کو تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا :-

"گزشتہ آٹھ سالوں کے چندہ تحریک جدید کا گراف خدا کے فضل سے بلندی کی طرف ہی بڑھ رہا ہے۔ اور بالخصوص ۷۴ء ۷۵ء ۷۶ء میں جو مختلف آفات و حوادث اور ابتلاؤں کے سال تھے ان میں یہ گراف سُرعت کے ساتھ بلندی کی طرف چڑھا ہے۔ سالِ رواں میں یہ چندہ ۱۲ لاکھ ۷۷ ہزار تک پہنچا ہے۔ نئے سال کے لئے میں اس کا ٹارگٹ ۱۵ لاکھ مقرر کرتا ہوں۔ اور اُمید کرتا ہوں کہ جماعت انشاء اللہ اسے پورا کر دکھائیگی۔ تاکہ ہمارے قلوب پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہو جائیں۔"

(بدر ۱۸ر نومبر ۱۹۷۶ء)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ خلافتِ ثالثہ کے مبارک عہد میں جاری کردہ یہ وہ عظیم تحریک ہے جس کے نتیجہ میں ارضِ بلالؓ کے مظلوم باشندوں کی تعلیمی اور طبی لحاظ سے بے نظیر خدمات کی توفیق جماعت احمدیہ کو مل رہی ہے۔ اور اس تاریک براعظم' افریقہ کو عیسائیت کے چنگل سے نجات دلا کر اسلام کے نور سے منور کیا جا رہا ہے۔ اس تحریک میں جماعت کی مالی قربانیاں اور اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کے افضال اور مقبولیت کا جس رنگ میں اظہار ہوا ہے، غیروں کے لئے حیران کُن اور جماعتِ مومنین کے لئے ازحد ازدیادِ ایمان کا باعث ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ۲۰ر نومبر ۱۹۷۶ء تک ہم نے جو قربانی پیش کی اس کی میزان ۵۴،۵۲،۸۱۸ ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں اس حقیر قربانی کے جو عظیم نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ ان کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں طبی مراکز اور مدارس کے ذریعہ ۳ کروڑ ۹۲ لاکھ ۷۷ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ الحمد للہ۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۶ء - بدر ۲ جنوری ۱۹۷۷ء)

صد سالہ جوبلی منصوبہ | خدا تعالیٰ کی حمد اور عزم پر مشتمل یہ ایک عظیم

منصوبہ ہے جو غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاریوں کے سلسلہ میں رُو بہ عمل لایا جا رہا ہے جماعت احمدیہ نے بفضلہ تعالیٰ اس فنڈ میں ۲½ کروڑ کے مطالبہ پر قریباً ۱۲ کروڑ روپے کے وعدے کئے۔ اور سال بہ سال اس تحریک کا شجر ثمر آور ہوتا جا رہا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت گزشتہ سال سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے، جس کے سنگ بنیاد اور افتتاح کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس تشریف لے گئے۔ اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ کے افضال کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"آج میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو یہ اعلان کرنے پر مجبور پاتا ہوں کہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا۔ یعنی میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ گزشتہ سال میں نے نامساعد حالات میں سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا خدا نے اپنے فضل سے سب روکیں دور کر دیں اور اسی کے فضل سے اب وہ مسجد بن کر تیار ہو گئی ہے۔"

"اس نئی مسجد کی تعمیر کے لئے پاکستان سے باہر کی بعض جماعتوں نے رقم فراہم کر دکھائی۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ نے جماعت انگلستان کو مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس پر دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تقدیس سے بھر جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۷۶ء بمقام مسجد فضل لندن۔ بدر ۹ ستمبر ۷۶ء)

✻ ۱۹۷۴ء جماعت احمدیہ کے لئے شدید ابتلاء کا سال تھا۔ اس موقع پر بھی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے پیار کے بے شمار جلوے مشاہدہ کئے۔ گزشتہ سال دورہ امریکہ و کینیڈا کے موقع پر ایک استقبالیہ تقریب میں خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"۱۹۷۴ء میں بعض افسروں نے کہا کہ ہمارا پروگرام ہے کہ ہم تمہارے ہاتھ میں مانگنے والا کشکول پکڑا دیں گے۔ ...... مجھ سے کسی نے کہا تو تو میں نے کہا کہ ہاں اگر ہمارا رزق اور ہماری دولت خدا کے علاوہ کسی اور سے آتی ہے تو یقیناً کامیاب ہو جائیں گے لیکن اس کائنات کا مالک اگر ہمیں رزق دینے والا ہے تو یہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔

۱۹۷۴ء کے سال میں میرا خیال ہے پندرہ بیس کروڑ روپے کی املاک کا نقصان ہوا ...... ان حالات میں بہت سے بھائی پریشان ہوئے کیونکہ مجلس مشاورت چندوں کے مطابق خرچ کا بجٹ بناتی ہے وہ پھر کہاں سے آئے گا۔ میں نے کہا کیا تم لاتے ہیں؟؟ جو دیتا ہے وہ تو زندہ ہے وہ تو اسی طرح طاقتور ہے وہ ضرور دے گا دنیا مان نہیں سکتی کہ ۱۹۷۴ء کے سال کا چندہ اس سے پہلے امن کے سال کے مقابلہ میں ساٹھ لاکھ روپے زیادہ تھا ......"

"ایک شخص کی تیس لاکھ روپے کی جائیداد تباہ ہو گئی۔ اس کی کئی Rice ملز تھیں وہ تباہ اور کچھ دکانیں تباہ ہو گئیں۔ اس نے دوبارہ کام کرنا شروع کیا اور اگلے سال مجھے خط آیا کہ غیر احمدی زمیندار میرے کارخانے میں آکے بغیر پیسے کے مال چھوڑ جاتے ہیں۔ اور میرا کام بڑھ گیا ہے۔ سارے عرصہ میں اس نے چندہ کم نہ کئے۔ میں خدا کا خانہ پورا کر دوں۔ دینے والا تو وہ ہے۔ ادھر سے میں کیوں کم کر دوں۔ ہمیں یہ پتہ نہیں کہ اس نے اپنے نفس پر تکلیف اٹھائی یا نہیں۔ ہمیں تو یہ پتہ ہے کہ ان کی جو شرح مقرر تھی اس میں کمی ہرگز نہیں آنے دی۔"

(بدر ۹ دسمبر ۷۶ء)

✻ احباب جماعت کے اخلاص و ایثار کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"غیر احمدی کہتے ہیں کہ آپ کی جماعت بڑی امیر ہے۔ ہماری دولت وہ مخلص دل ہیں جو ہر احمدی کے سینہ میں دھڑک رہے ہیں۔ ہماری دولت امریکن یا کینیڈین ڈالر یا یورپین کرنسی یا برٹش پاؤنڈ نہیں اور نہ ہی یہ پاکستان کا روپیہ ہے ......

ان اندھی آنکھوں کو کیا معلوم کہ ایثار اور اخلاص کس چیز کا نام ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسرائیل سے پیسہ لیتے ہیں۔ جس کو خدا مل گیا ہو اس نے کیوں کسی کا یا اسرائیل کا دروازہ کھٹکھٹانا ہے۔" (ایضاً)

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی | اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم

سے ہر دن جو جماعت احمدیہ کی زندگی میں آتا ہے، ایک نئی بشارت اور خوشخبری لیکر آتا ہے اور تعداد کے لحاظ سے بھی جماعت دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتی جا رہی ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"اس میں شک نہیں کہ قربانیاں بھی عظیم ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے لیکن انعام بھی بہت عظیم ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ساتھ کے ساتھ اپنے انعاموں سے نواز رہا ہے۔ مثال کے طور پر ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد بعض علاقوں میں ایسی رو چلائی ہے کہ وہاں (یعنی پاکستان میں) اب تک ہزاروں گھرانے احمدی ہو چکے ہیں اور جو احمدی ہوئے ہیں وہ دن بدن ایمان و اخلاص میں پختہ تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۷۶ء بمقام مسجد فضل لندن۔ بدر ۹ ستمبر ۷۶ء)

✻ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۵ء کے موقع پر حکومت کی انتظامیہ کی طرف سے بہت سی روکاوٹیں ڈالی گئیں اور جلسہ کی حاضری کو متأثر کرنے کی پوری کوشش کی گئی لیکن اندرون ملک سے بھی اور بیرونی ممالک سے بھی اس کثرت سے احباب شریک جلسہ ہوئے کہ حاضری گزشتہ سال سے بھی بڑھ گئی۔ ــــ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ایمان افروز رنگ میں جماعت کی ترقی اور جلسہ کی غیر معمولی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:-

"پھر یہ بھی خدا تعالیٰ کی شان اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے ہیں کہ وہ، جسے گھر والے روٹی دینا بھول جاتے تھے اور اسے اپنے ہی عزیزوں اور رشتہ داروں کی غفلت کے نتیجہ میں فاقہ کشی کرنی پڑتی تھی اسے اس کے خدا نے کہا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اور وہ اکیلا غیر معروف شخص اٹھا اور اس کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی"۔

(جلسہ سالانہ ۷۵ء کے اسی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام غیر ملکی احباب کو جو وفود کی صورت میں جلسہ میں شامل ہوئے تھے، کھڑے ہونے کا ارشاد فرمایا۔ ارشاد کی تعمیل میں ان کے کھڑے ہونے پر حضور ایدہ اللہ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:-)

"یہ لوگ امریکہ سے آنے والے ہیں جو کہ مغرب کی طرف غالباً نو دس ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور یہ مشرق کی طرف سے انڈونیشیا سے آنے والے ہیں۔ آسٹریلیا میں بھی آواز پہنچی اور وہاں احمدی ہوئے اور افریقہ کا برّاعظم جس کو دنیا نے اندھیرا اور ظلماتی برّاعظم کہا تھا۔ اس افریقہ کے برّاعظم کے دل میں خدا تعالیٰ نے نور پیدا کر دیا۔ اور یورپ جو بے راہ روی کا مرکز بن چکا تھا اس میں سے یہ پیارے وجود پیدا ہو رہے ہیں۔ کتنا تو یہ الہام مٹایا جا سکتا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ کیونکہ وہ سیاہی سے لکھا ہوا ہے اور دیواروں پر سے بھی مٹایا جا سکتا ہے۔ (جلسہ سے قبل ربوہ کی دیواروں پر سے وہاں کی انتظامیہ نے اس قسم کے الہامات وغیرہ زبردستی مٹوا دیئے تھے۔ ناقل) لیکن اس کرۂ ارض کے چہرے سے یہ نہیں مٹایا جا سکتا کیونکہ اس کے اوپر ان انسانوں نے اسے تحریر کیا ہے"۔

(افتتاحی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ ربوہ ۲۶ دسمبر ۷۵ء بدر ۵ اگست ۷۶ء)

غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم اور ہماری ذمہ داریاں !! | حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرماتے ہیں:-

"آئندہ صدی میرے نزدیک غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں گے اور اپنی استعداد کے مطابق اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے تو پھر جو کمی رہ جائے گی اسے وہ خود پورا کر دیگا اور ہمارے ذریعہ بالآخر اسلام کو سارے ادیان باطلہ پر غلبہ عطا کر دے گا۔ انشاء اللہ بے شک درمیان میں سختیاں بھی آئیں گی اور ابتلاء بھی آئیں گے لیکن دنیا خدا تعالیٰ کی اس عظیم تقدیر کو کبھی ناکام نہیں بنا سکتی۔ ہمارا قدم انشاء اللہ شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اس مقصد کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح باہم اخوت و محبت کو بڑھائیں۔ اطاعت و فرمانبرداری کا بے مثال نمونہ دکھائیں اور اس رسی کو (یعنی خلافت حقہ۔ ناقل) مضبوطی سے تھامے رکھیں جو خدا نے اپنے فضل سے اس زمانہ میں اپنے بندوں کے لئے مہیا کی ہے۔ سب برکتیں اور کامیابیاں اس رسی سے چمٹے رہنے میں مضمر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق عطا کرے اور اپنی رضا کی جنتوں سے ہمیں نوازے۔ آمین"

(پیغام حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۷۶ء - بدر ۸ جنوری ۷۷ء)

زہے قسمت! خدا کا نور اترا ہے آسمانوں سے
اسی نورِ خلافت کی زمیں پر ضوفشانی ہے

خلافت کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا جماعت سے عہد

از مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

نبوت اور خلافت دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہیں۔ کچھ فرق ہے تو صرف یہ کہ نبوت اگر اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کا جلوہ ہے تو خلافت اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کا جلوہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ

"بہر حال خلافت انتخابی ہے اور انتخاب کے طریق کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر چھوڑ دیا ہے"

(الفرقان مئی ۱۹۶۷ء صفحہ ۷)

خلافت نبوت کا تتمہ ہونے کی وجہ سے اس کی عظیم برکت یہ ہے کہ وہ برکاتِ نبوت کو وسعت دیتی ہے اور خلیفۂ وقت امام جماعت کی حیثیت سے وہ ایک ڈھال کی مانند ہوتا ہے جس کے پیچھے رہ کر ساری جماعت بیرونی حملوں سے محفوظ رہتی ہے نیز ساری جماعت خلافت کے سایہ میں ایک سلک سے منسلک رہنے کی وجہ سے اعتصام بحبل اللہ کا نمونہ ہوتی ہے اور انتشار اور تشتت کی بلا سے محفوظ ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام اُمت محمدیہ کے آخری حصہ میں ہوا۔ حضرت مسیح و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے قدرت ثانیہ قرار دیتے ہوئے اسے قیامت تک دائمی ہونا قرار دیا ہے۔ (الوصیت صفحہ ۹)

چونکہ خلافت کے دوام کے لئے نسق کا نباہ اور ایمان کا ہونا لازمی شرط ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے خدا داد علم و فراست کے مطابق جماعت احمدیہ کی اس رنگ میں تربیت و تنظیم فرمائی کہ یہ قیامت تک انشاء اللہ تعالیٰ برکات خلافت سے متمتع ہوتی رہے گی اور آپ کی احسان مند رہے گی۔

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

آپ نے جماعت کی وسعت کے پیش نظر بہتر تربیت کی غرض سے جماعت کو پانچ ذیلی تنظیموں میں تقسیم فرمایا جو درج ذیل ہیں۔

(۱) مجلس انصار اللہ (چالیس سال سے زائد عمر کے مردوں کے لئے)
(۲) مجلس خدام الاحمدیہ (۱۵ سال سے ۴۰ سال تک کی عمر کے مردوں کے لئے)
(۳) مجلس اطفال الاحمدیہ (۱۵ سال سے کم عمر کے لڑکوں کے لئے)
(۴) لجنہ اماء اللہ (۱۵ سال سے زائد عمر کی عورتوں کے لئے)
(۵) ناصرات الاحمدیہ (۱۵ سال سے کم عمر کی لڑکیوں کے لئے یہ حصہ لجنہ اماء اللہ کی شاخ اور اسی سے ملحق ہے۔)

ہر تنظیم کے لئے عہد نامے مقرر کئے گئے ہیں۔ اور تمام ناموں کے عہد ناموں میں کلمہ شہادت کے علاوہ خلافت سے وابستگی کا عہد کرنا مشترک ہے۔

(۱) عہد نامہ مجلس انصار اللہ:۔

"اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔"

(۲) عہد نامہ مجلس خدام الاحمدیہ:۔

"اشھد .... رسولہ

میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی، قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا اور خلیفۂ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمادیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔"

(۳) عہد نامہ اطفال الاحمدیہ:۔

"اشھد .... رسولہ

میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام اور احمدیت قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا ہمیشہ سچ بولوں گا اور حضرت خلیفۃ المسیح کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔"

(۴) عہد نامہ لجنہ اماء اللہ:۔

"اشھد .... رسولہ

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان مال وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گی۔ سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی اور خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گی۔"

(۵) عہد نامہ ناصرات الاحمدیہ:۔

"اشھد .... رسولہ

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہوں گی اور سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی۔"

ناصرات الاحمدیہ کے عہد نامہ میں گو خلافت یا خلیفہ کا بظاہر ذکر نہیں ہے۔ پھر بھی "سچائی پر ہمیشہ قائم رہنا" نسق کی ضد اور سلامت ایمان ہے۔ اس لئے اس میں بھی بالواسطہ خلافت کا ہی ذکر ہے پھر چونکہ ناصرات الاحمدیہ در حقیقت لجنہ اماء اللہ سے ہی ملحق اور اس کا ایک حصہ ہونے کی وجہ سے بلاواسطہ بھی اس کا عہد قیام خلافت کے ساتھ ہے۔

بہر حال برکات خلافت سے متمتع ہونے کے لئے جماعت کے ہر فرد سے بار بار قیام خلافت کا عہد لیا جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ نے نصیحت فرمائی تھی کہ

"تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں"

(درس القرآن صفحہ ۷۲)

اس لئے آپؓ نے ذیلی تنظیموں کے علاوہ تمام جماعت کے نمائندگان سے اجتماعی عہد بھی لیا۔ چنانچہ اپنی وفات سے پانچ سال قبل ۲۸ جنوری ۱۹۶۰ء کو جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر لاکھوں افراد جماعت کو کھڑا کر کے عہد کروایا۔ اور فرمایا کہ

"میں اس وقت عہد کے الفاظ دہراؤں گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے تمام افراد اور آپؑ کے روحانی بیٹے کھڑے ہو جائیں اور اس عہد کو دہرائیں۔

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلۂ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ آمین اَللّٰھُمَّ آمین"

(الفضل ۲۱ فروری ۱۹۶۰ء ص ۳)

بہر کیف خلافت کوئی ایسا معمولی امر نہیں کہ اس کے بغیر کوئی قوم روحانی زندگی حاصل کر سکے۔ اس کی ضرورت ایسی شدید ہے کہ ہر ضمیر (بشرطیکہ ماؤف نہ ہو گئی ہو) اس کے لئے تڑپتی ہے۔ چنانچہ مولانا ابو الکلام آزاد مشہور مسلم لیڈر نے مسئلہ خلافت کے متعلق لکھا کہ

"کتاب و سنت نے جماعتی زندگی کے تین رکن بتلائے ہیں۔ (۱) تمام لوگ کسی ایک صاحب علم و عمل مسلمان (کے ہاتھ) پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو (۲) وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں (۳) قرآن و سنت کے ماتحت اس کے جو کچھ احکام ہوں ان کی بلا چون و چرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب زبانیں گونگی ہوں صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے"

ایک انبوہ ہے، جانوروں کا ایک جنگل ہے، کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے، مگر نہ تو جماعت ہے، نہ اُمت، نہ قوم، نہ اجتماع، اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دریا نہیں کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر لے جا سکتی ہیں۔"

(مسئلہ خلافت صفحہ ۱۹۱-۱۹۲)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت کو یہ آخری نصیحت فرمائی کہ

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تعالےٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اُس جہان میں بھی اونچا کرے تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو اور میری اولاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو بھی اُن کے خاندان کے عہد یاد دلاتے رہو۔ احمدیت کے مبلّغ اسلام کے سچے سپاہی ثابت ہوں اور اس دنیا میں خدائے قدوس کے کارندے بنیں۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے وعدوں اور عہدوں کو وفا کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمیشہ ہی خلافت کے ساتھ وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیرت کے قبل از خلافت دو واقعات

از مکرم عزیز احمد صاحب اوٹاوہ - کینیڈا

اپریل ۱۹۷۰ء میں عاجز کی اہلیہ صاحبہ کے چچا جان مکرم جناب ناصر احمد صاحب حال ساکن LEEDS, ENGLAND. نے ہمیں یہ واقعہ سنایا کہ ایک دن وہ قادیان دارالامان میں محلہ دارالانوار کی سڑک پر بمعہ اپنے بزرگ والد حضرت قاضی محبوب عالم صاحب رضی اللہ عنہ (راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور) جا رہے تھے کہ انہوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) کو ایک قطعہ زمین پر کھڑے ہوئے چند آدمیوں کو باغ کی کاشت کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے دیکھا تو حضرت والد صاحبؓ نے با آواز بلند السلام علیکم عرض کرنے کے بعد دریافت کیا کہ میاں صاحب یہ زمین آپ کی ہے۔ حضور نے جواب مرحمت فرمایا کہ زمین تو ساری اللہ تعالیٰ کی ہے۔

دہلی میں "مصلح موعود" کے جس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا اس میں دو خادمین کی ڈیوٹی بغرض حفاظت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے پہرہ پر لگائی گئی تھی اُن میں سے ایک عاجز تھا۔ دوسرے مکرم برادرم کا نام و شکل عاجز کو یاد نہیں رہا۔ مکرم محترم چوہدری غلام لیسین صاحب سابق مبلغ امریکہ مہتمم کا ہمیں حکم یہ تھا کہ ہم نے حضرت میاں صاحب کی حفاظت کرنی ہے اور اُن کا ساتھ ایک لمحہ کے لئے نہیں چھوڑنا ہے۔ جن احباب نے اس جلسہ میں شمولیت اختیار کی تھی اُن کو یاد ہوگا کہ مخالفین نے کس طرح ہمارے جلسہ گاہ پر یلغار کرنے کی کوشش کی تھی اور ہر طرف سے جلسہ گاہ کی حدود کے باہر جمگھٹے کئے ہوئے تھے۔ کس طرح غلیظ بکواس کر کے پبلک کو ابھارنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس جلسہ کی تفصیل میں جانے کے لئے کئی صفحے درکار ہیں۔ حضور کبھی شمال کی جانب جاتے تھے اور کبھی جنوب کی طرف کبھی مغرب کی جانب اور کبھی مشرق کی طرف مخالفین کے حملوں کا جائزہ لے کر خدام کے گروپس کو ہدایات مل رہی تھیں۔ کہ ہم ایک طرف گئے جہاں حملہ کا بہت زور تھا اور قریب تھا کہ حد بندی کی رسیاں توڑ کر ہمارے جلسہ گاہ کی حدود میں داخل ہو جائیں۔ ایک مخالف کو بہت جوش آیا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خاندان نبوت کو گندی گالیاں دے رہا تھا اور اچانک اُس شخص نے ہمارے اُوپر پتھر و کنکر پھینکنے شروع کر دیئے ہم نے کوشش کی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو کوئی گزند نہ پہونچے کہ دو پتھر حضور کے شکم مبارک پر آکر لگے جس پر حضور نے الحمد للہ کہا۔ ۱۹۶۶ء میں ہم پاکستان گئے تو ایک ملاقات کے دوران میں عاجز نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ ہاں بعد میں اس جگہ گومڑہ بن گیا تھا ایک دو واقعات اسی طرح کے اور ہیں جو صحت دعمر نے اجازت دی تو پھر تحریر کروں گا۔ عاجز کو اگست ۱۹۷۶ء میں انجائینا کا حملہ ہوا تھا۔ جب سے طبیعت کمزور چلی آ رہی ہے اور زیادہ لکھنے سے تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ عاجز اپنی صحت کے لئے بھی احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہے نیز اپنی معمر مکرمہ والدہ صاحبہ اپنی اہلیہ صاحبہ و اپنے دو بیٹوں کی صحت و عافیت کے لئے و انجام بخیر کے لئے عاجزانہ طور پر طالب دعا ہے۔

ولادت

خاکسار کے ہاں مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۷۷ء کو لڑکی تولد ہوئی احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ زچہ اور بچی کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور شیر خوار کو خادم دین بنائے۔ آمین

خاکسار۔ محمد معین الدین احمدی چینار اپور۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کے بیٹے عزیز عبد العظیم جمال احمد نے امسال B.Sc. کا امتحان دیا ہے۔ عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی اور فلاح دارین کی نعمت سے نوازے جانے کے لئے تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ رضی احمد گوپال گنج (بہار)۔ (۲) مکرم نثار احمد صاحب اختر مکرم منور احمد صاحب تنویر مکرم داؤد احمد صاحب تبسم امسال بی اے فائنل کا امتحان دے رہے ہیں تمام احباب جماعت سے ان تینوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد بشیر مبلغ پونچھ۔ (۳) خاکسار کے ایک قریبی رشتہ دار جو اگرچہ احمدی نہیں ہوئے مگر احمدیوں سے نہایت ہی گہرا تعلق رکھتے ہیں اور احمدیت سے حسن ظن رکھتے ہیں وہ ایک موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ وہ اپنے علاقہ کے رئیس اعظم اور بڑے ذی اثر شخص ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے اہل و عیال کو اس موذی مرض کے حملہ سے بچائے۔ آمین نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بعارضہ شدید کھانسی و کمزوری بیمار ہیں۔ بوجہ پیرانہ سالی کے بیماری کی شدت بڑھتی جا رہی ہے۔ علاج معالجہ جاری ہے جملہ احباب جماعت سے والدہ صاحبہ کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لیے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد یونس احمدی بھدرک۔ (۴) مکرم محمد یونس صاحب کی ہمشیرہ کئی سال سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ حالت دن بدن ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ ہر چند علاج معالجہ کیا گیا خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو رہا جملہ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز موصوفہ کے شوہر کے کاروبار میں برکت اور اُن کے لڑکے کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد شمس الدین صدر جماعت بھدرک

(۵) میرے لڑکے عمر احمد نے B.Sc. فسٹ ایر کا اور ایک لڑکی متین بیگم نے ٹیچر ٹریننگ کا فائنل اور ایک لڑکی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ سب کی نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ فاروق احمد شاہ آباد۔

(۶) خاکسار کی بڑی بھاوج کو عرصہ دراز سے دندل کی بیماری لاحق ہے۔ اس مرض کی وجہ سے کافی کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ انہیں اس موذی بیماری سے مکمل طور پر شفا عطا فرماتے ہوئے صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے آمین۔ خاکسار نذر الاسلام قادیان۔ (۷) مکرم سید غلام احمد صاحب ابن مکرم سید ملا رحمان صاحب مرحوم نے ایک بس لائن خریدی ہے۔ جس پر ایک مقدمہ بھی چل رہا ہے۔ اس لائن کے مقدمہ سے بریت نیز اس کے ذریعہ سے با فراغت رزق حلال ملنے کے لئے۔ اسی طرح مکرم میر فضل الرحمٰن صاحب اسٹیٹ موٹر سروس اپنی مشکلات اور تکالیف کے ازالہ کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست فرماتے ہیں۔ موصوف ایک بکرا کی رقم بھی قادیان بھجوانے والے ہیں۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

(۸) خاکسار کے بھائی عثمان محمود بہن زہرہ بانو نے بی۔ اے فائنل کا امتحان دیا ہے اور چھوٹا بھائی طاہر یوسف نے نویں جماعت کا امتحان دیا ہے۔ مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت بدر ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد زکریا برہمپور۔

(۹) خاکسار نے امسال بی اے فائنل کا امتحان دیا ہے۔ خاکسار کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار۔ محمد منیر الدین قریشی بلاری۔

(۱۰) خاکسار کا چھوٹا بھائی امسال B.Com. کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیات قادیان۔

جماعت کی رُوحِ رواں "خلافت" — بقیہ اداریہ صفحہ (۳)

جن کے دلوں میں بیماری ہوتی ہے وہ بوجہ رُوحانی بیماری کے اس واضح حقیقت کو دیکھ نہیں سکتے ——!!

الغرض ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کی تاریخ سے جماعت دو فریق میں منقسم ہوگئی اور دونوں اپنے اپنے طریق پر خدمتِ دین بجالانے لگے۔ آج اس پر ۶۳ سال کا عرصہ گزرتا ہے۔ دُنیا خود دیکھ سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید کس فریق کے شاملِ حال رہی۔ اور کونسا فریق باوجود اُس وقت اپنی تعداد کی کثرت کا دعویٰ کرنے کے آج ان فضلوں اور برکتوں سے محروم ہے جو مبائعینِ خلافت کو مل رہی ہیں ——!

مبائعین کی جماعت، خلافتِ حقّہ احمدیہ کی زندہ اور مؤیّد من اللہ قیادت سے اکنافِ عالم میں پھیل چکی ہے۔ اور اُن عظیم برکتوں کا ہر روز مشاہدہ کرتی ہے جو خلافتِ حقہ کو خدا تعالیٰ سے قُرب کی وجہ سے حاصل ہیں۔ اس بات میں نہ تو کچھ مبالغہ ہے اور نہ ہی یہ بات کسی خوش فہمی پر مبنی ہے۔ کہ اس وقت احمدیہ جماعت کو جو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں عالمگیر کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں اور جماعت کا ہر قدم ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے اور سعید روحیں تیزی سے دینِ اسلام کی طرف رجوع کر رہی ہیں تو اس میں تمام تر برکتیں جماعت کی رُوحِ رواں یعنی "خلافتِ حقہ" کی ہیں۔

اِس موقعہ پر ہم اپنے اُن تمام برادرانِ اسلام کو بھی محبت و پیار کے ساتھ مخلصانہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ بھی زمانہ اور مسلمانوں کے حالات کا سنجیدگی سے مطالعہ کریں۔ "حقیقی جماعت" کے دائرہ سے دُور اور علیحدہ رہنے والے مسلمانانِ عالم کی پراگندہ اور ناگفتہ بہ حالت سے عبرت پکڑیں اور امام مہدی علیہ السلام کی تیار کردہ اُس جماعت میں داخل ہوں جن کا ایک واجب الاطاعت امام ہے اور وہ بھی اسلام کے لئے ایسی ہی نتیجہ خیز خدمات بجالانے میں حصہ دار بنیں۔ جو احمدیہ جماعت، خلافتِ حقّہ احمدیہ کی قیادت میں بجالا رہی ہے۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے خدا تعالیٰ آپ کو بھی اس سعادت کو حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ٭

تبصرہ

"نبوت و خلافت کے متعلق اہلِ پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف"

شائع کردہ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

یہ ۸۰ صفحات کا رسالہ دفتر نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے اسی سال ماہ جنوری میں شائع کیا گیا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے نامور چار علماء کی حسب ذیل عنوانات پر پُر از معلومات ٹھوس تقاریر شامل ہیں:—

(۱) نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مستند حوالہ جات غیر مبائعین ۱۹۱۴ء تک)

(۲) خلافتِ احمدیہ و بیعتِ خلافت۔

(۳) نبوت و خلافت کے متعلق اہلِ پیغام کا موقف (۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کے بعد)

(۴) نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کا موقف ۱۹۱۴ء سے پہلے اور بعد)

اِس مجموعہ تقاریر سے غیر مبائعین کی طرف سے پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کے ازالہ اور حقیقت الامر کی آگاہی کے لئے نیز مبائعین سے اہلِ پیغام کے نظریاتی اختلاف کی حقیقت سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے اس لحاظ سے یہ رسالہ خصوصیت سے نئی پود کے علم کو پختہ کرنے اور دوسرے دوستوں کے لئے حوالہ کا کام دیتا ہے جس کا ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے۔ جلسہ ہائے یوم خلافت کے لئے اس سے مختصر دلائل اور مستند علمی مواد مل سکتا ہے۔ ویسے بھی اس کا مطالعہ ہر شخص کے لئے بہت ہی مفید ہے۔

یہ رسالہ حسب ضرورت دفتر نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے طلب کیا جاسکتا ہے ٭

درخواست دعا

مکرم حمید احمد صاحب آف لنڈن کا پچھلے دنوں دل کا اپریشن ہوا تھا مگر ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے دوبارہ اپریشن کے لئے کہا ہے جو چند روز تک ہونے والا ہے۔ موصوف اپریشن کی کامیابی کیلئے تمام احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ نیز اُن کے گھر والے اس کی وجہ سے پریشان ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی پریشانی دُور کرے۔ انہوں نے ایک بکرا صدقہ بھی کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار: عطاء الٰہی خان۔ قادیان۔

برطانیہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت — بقیہ صفحہ اوّل

ملک میں مراعات کے لحاظ سے دیا جاسکتا ہے جو عیسائیوں کو میسر ہے۔ کیونکہ اس ملک میں اسلام دوسرا بڑا مذہب ہے۔ اور مسلمانوں کی تعداد برطانیہ میں اب دس لاکھ سے اُوپر ہے۔

یہ انٹرویو نشر کیا گیا اور اس کا اچھا اثر ہوا ہے۔ فالحمد للہ۔

پچھلے سال جماعت احمدیہ انگلستان نے بہت بڑے پیمانے پر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ بھی منعقد کیا۔ اس موقع پر B.B.C. کا ایک نمائندہ بھی موجود تھا۔ اس کو انٹرویو دیا گیا۔ چنانچہ اس نے ہمارے جلسہ کے سلسلہ میں اور اسلامی تعلیمات کے بارہ میں جو انٹرویو لیا اس کی مدد سے ایک پروگرام نشر کیا۔ فالحمد للہ۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو اس ملک میں اسلام کی خدمت کے غیر معمولی مواقع نصیب ہو رہے ہیں۔ اور ذرائع ابلاغ اور دوسرے اہلِ علم حضرات جماعتِ احمدیہ کو اسلام کا نمائندہ سمجھتے ہیں۔

فالحمد للہ ٭

ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کی رپورٹیں مرکز میں بغرضِ منظوری موصول ہو رہی ہیں۔ اور قواعد انتخاب قائد آئیٹم ۲ کی رُو سے ضروری ہے کہ منتخب شدہ قائد، جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو یعنی بقایا دار نہ ہو۔ لیکن ان رپورٹوں میں منتخب شدہ قائدین کے چندہ جات کی ادائیگی کا صراحتاً ذکر نہیں ہوتا۔

جملہ صدر صاحبان و مبلغینِ کرام سے درخواست ہے کہ قائدین کے انتخاب کی رپورٹیں ارسال کرتے وقت منتخب شدہ قائد کے چندہ جات کی ادائیگی کا صراحت سے ذکر کیا کریں تاکہ مرکز میں منظوری دیئے جانے میں دیری نہ ہو۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس۔ کانپور
لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
(مکنیا بازار — ۴۲/۲۹)

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل کیجئے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.
PHONE:- 76360.

فہرست نمبر ۶

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

برائے سال یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء (ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا شہادت ۱۳۵۹ ہش) نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان۔

(۱) جماعت احمدیہ مدراس (تامل ناڈو)

صدر جماعت و قاضی: مکرم علی محی الدین صاحب
نائب صدر: مکرم محمد کریم اللہ صاحب زجوان۔
سیکرٹری مال: مکرم محمد رفیق صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم احمد اللہ صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم حسن ابراہیم صاحب۔
سیکرٹری تعلیم: مکرم اسد اللہ صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم ماجد احمد صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید: مکرم عبدالعزیز صاحب سالیہ۔
آڈیٹر: مکرم عبدالسلام صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ برلیشہ (مغربی بنگال)

صدر جماعت: مکرم اسحاق احمد صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم غلام علی صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم شہادت علی صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم شہر ائے عالم صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم مجیب الرحمٰن صاحب

(۳) جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر (مغربی بنگال)

صدر جماعت: مکرم مولوی پیار علی صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم عطاء الدین صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم قاضی عبدالرشید صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم ابوصالح محمد سمیع صاحب۔
جنرل سیکرٹری: مکرم ناظم الدین صاحب
سیکرٹری ضیافت: مکرم نقیر احمد صاحب۔

(۴) جماعت احمدیہ چنداپور (آندھرا)

صدر جماعت و امام الصلوٰۃ: مکرم محمد حشمت اللہ صاحب
سیکرٹری مال: مکرم محمد رحمت اللہ صاحب۔
نائب سیکرٹری مال: مکرم ہدایت اللہ صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم محمد قدرت اللہ صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم محمد عنایت اللہ صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم محمد فرحت اللہ صاحب۔

(۵) جماعت احمدیہ پنکال (اڑیسہ پردیش)

صدر جماعت: مکرم محمد ابراہیم صاحب۔
سیکرٹری مال و امور عامہ: مکرم جمعہ خاں صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و قاضی: مکرم محمد فرقان علی صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم محمد عبدالرحمٰن صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم یار محمد صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید: مکرم محمد شمس الحق صاحب۔
امین: مکرم عبدالستار خاں صاحب۔

(۶) جماعت احمدیہ دھن سنگھ پور (یو۔پی)

صدر جماعت: مکرم کریم بخش صاحب۔
سیکرٹری مال و امور عامہ: مکرم عبدالرزاق صاحب۔

(۷) جماعت احمدیہ کرڈاپلی (اڑیسہ)

صدر جماعت و سیکرٹری مال: مکرم شیخ محمد صدیق صاحب۔
نائب صدر: مکرم الفت محمد صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و وصایا: مکرم شیخ عبدالشکور صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم شیخ مکرم علی صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم شیخ قاسم علی صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید: مکرم انور علی خاں صاحب۔
سیکرٹری وقف جدید: مکرم بہادر خاں صاحب
سیکرٹری ضیافت: مکرم انور محمد صاحب۔

(۸) جماعت احمدیہ ایرا پرم (کیرالہ پردیش)

صدر جماعت: مکرم ایم۔ اے علی صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم کے۔ ایم۔ ابراہیم صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم ایم۔ ایم۔ کویان صاحب۔
سیکرٹری تعلیم: مکرم ماسٹر اے۔ حمید صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم ایم۔ اے فـ... بدیا...

پروگرام دورہ انسپکٹر تحریک جدید

جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر، آندھرا اور کرناٹک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مورخہ یکم جون ۱۹۷۷ء سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ اُمید کرتا ہوں کہ جملہ عہدیداران جماعت، سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے کماحقہٗ تعاون فرماتے ہوئے وصولی کی طرف پوری توجہ دیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱-۶-۷۷	تیماپور	۲۶/۶/۷۷	۱	۲۷
بمبئی	۳-۶-۷۷	۴	۷-۶-۷۷	دیودرگ	۲۷	۱	۲۸
حیدرآباد و سکندرآباد	۸	۸	۱۵	ہبلی	۲۹/۶/۷۷	۲	۱-۷-۷۷
چندہ پور کا ماریڈی	۱۵	۱	۱۶	سورب۔ ساگر	۱/۷/۷۷	۲	۳/۷/۷۷
حیدرآباد	۱۶	۱	۱۷	شیموگہ	۳	۱	۴
چنتہ کنٹہ	۱۷	۳	۲۰	بنگلور	۵	۳	۸
دوڈمان	۲۰	۱	۲۱	مرکرہ	۸	۲	۱۰
اوڈکور	۲۱	۱	۲۲	مدراس	۱۱/۷/۷۷	۴	۱۵/۷/۷۷
یادگیر	۲۲	۴	۲۶				

یاد دہانی!

اس سے قبل جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کے لئے اعلان کئے جا چکے ہیں اور مطبوعہ فارم بھی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن تاحال اکثر جماعتوں کی طرف سے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کی رپورٹ برائے سال ۱۹۷۷ء و ۱۹۷۹ء موصول نہیں ہوئی۔

بذریعہ اعلان ہذا دوبارہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ جن جماعتوں میں تاحال انتخاب عمل میں نہیں آئے وہ جلد انتخاب کرا کے اس کی رپورٹ مرکز میں بغرض منظوری ارسال فرمائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دُعا

(۱) مکرم عبدالقادر صاحب نے رنگون سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ شیخ داؤد صاحب ذیابیطس کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب کی خدمت میں شیخ صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

(۲) خاکسار کی ملٹری سروس کسی وجہ سے چھوٹ گئی ہے۔ آئندہ روشن مستقبل، صحت و سلامتی و ترقی نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار غلام احمد خاں آف کیرنگ نزیل قادیان

نوٹ: موصوف نے مبلغ پانچ روپے شادی فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ (ادارہ بدر)

(۳) مکرم قاضی ظہیر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ مین پوری (یو۔پی) ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں مسلسل بیماری کے باعث بہت نقاہت ہے احباب سے ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال۔